اِعلام بہ لزوم والتزام

بقلم فیض رقم

حضرت علامہ شاہ مفتی **محمد کوثر حسن** صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

دارالعلوم نوری، نوری دارالافتاء (نوری نگر) گدرہوا۔ ۳۱۹ بلرام پور۔ یوپی۔ پن ۲۷۱۲۰۱

سن اشاعت۔ بار اول ۱۴۳۳ھ

بفیض : حضور مُفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بموقعہ:۔ عرس اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر:۔ **رضا اکیڈمی بمبئی** ✦ سلسلۂ اشاعت نمبر

مشمولات

۱۔تقدیم ــــــــــــــــــــــ ص ا۔تا۔۶

حضرت علامہ مفتی **اسرار احمد** صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی

۲۔اعلام بہ لزوم والتزام ــــــــــــــــــــــ ص ۷۔تا۔۴۹

حضرت علامہ شاہ مفتی **محمد کوثر حسن** صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

تاریخ تصنیف ــــــــــــــــــــــ ۱ر صفر ۱۴۳۳ھ ۲۷ر دسمبر ۲۰۱۱ء

سن اشاعت باراول ــــــــــــ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ

تقدیم

از ـــــ حضرت علامہ مولینا مفتی **اسرار احمد** صاحب قبلہ مد ظلہ النورانی

نوری دار الافتاء بلرام پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

قرآن کریم فرماتا ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط اُولٰئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ (۲۶ ع ۴ اق)	ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں۔

اور فرماتا ہے

وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا (پ۵ ع۸ سورۂ نساء آیت ۸۲)	اور اگر وہ غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے

علمائے ربانیین جن کے قلم کی روشنائی روز قیامت شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اسی قرآن کریم کے علوم کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بوساطت صحابہ وائمہ وارث ہیں ـــــ اُن کے کلمات وفرمودات میں تعارض جو نظر گمان کرتی ہے خطاء ونسیانِ لازمۂ بشریت کے سوا وہ درحقیقت دستِ کوتاہِ ادراک کی نارسائی ہوتی ہے

علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ ـــــ پیشوائے وہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کے معاصر ہوکر ـــــ اپنی مشہور زمانہ بے مثال تالیف ''المعتقد المنتقد'' میں نیز سیف الجبار میں بھی ـــــ باوجودیکہ فرقۂ وہابیہ

اور بالخصوص اس کے سرغنہ **نجدی و دہلوی ہی کا رد** دونوں کتابوں میں اُن کا مقصود خصوصی ہے ـــــ پھر بھی وہ نجدی و دہلوی کی تکفیر کو اوروں کی طرف سے نقل کرتے ہیں مگر خود نہیں کرتے اگر چہ گمراہ وبد دین ضرور قرار دیتے ہیں ـــــ

اور علامہ **فضل حق** خیر آبادی علیہ **الرحمہ** دہلوی کی تکفیر کرتے ہیں اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ ـــــ ''جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے کافر ہے'' ـــــ اور پھر علامہ بدایونی کی تالیف **المعتقد المنتقد** پر مؤلف اور تالیف کی عظیم وجلیل مدح وثنا کے ساتھ یوں تقریظ لکھتے ہیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
اُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیَ الْحَمِیْد
وَ اَحْمَدُ، وَ اُصَلِّیْ عَلٰی
مَنْ ھُوَ مِنْ سَائِرِ حَمَّادِیْہِ
اَحْمَدُ، وَ خُلُقُہٗ کَخَلْقِہٖ
مِنْ خَلَائِقِ الْخَلَائِقِ اَحْمَدُ،
وَ اِسْمُہٗ کَالْمُسَمّٰی مُحَمَّدٌ
و احمدُ، عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ
وَ صَحْبِہِ الصلوٰۃُ الدَّائِمَۃُ
وَالسَّلَامُ السَّرْمَدُ،
وَ بَعْدُ فَقَدْ طَالَعْتُ
الرِّسَالَۃَ الَّتِیْ صَنَّفَھَا
وَ رَصَّفَھَا مَوْلَانَا

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا
میں اپنے رب کی حمد وثنا کرتا ہوں جو ساری خوبیوں سے موصوف ہے اور ان کی بارگاہ میں ہدیۂ درود نذر کرتا ہوں جو کثرت سے حمد الٰہی کرنے والے تمام نفوس سے بڑھ کر حمد کرنے والے ہیں جن کی صورتِ کریم کی طرح سیرتِ عظیم بھی تمام مخلوق کی سیرتوں سے زیادہ پسندیدہ اور سراہی ہوئی ہے جن کا نام نامی محمد واحمد ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جیسا کہ وہ خود بھی محمد واحمد ہیں یعنی ''خوب خوب سراہے ہوئے'' اور ''سب سے بڑھ کر حمد الٰہی کرنے والے''۔ حضور پر اور آل واصحابِ حضور پر رحمتِ دائمی وسلام سرمدی ہو۔
حمد وصلوٰۃ کے بعد! بیشک میں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا جس کے مصنف ومرتب ہیں ہمارے سردار'

الْأَوْدَعُ الْأَرْوَعُ الْأَوْرَعُ' الْبَارِعُ الْمُتَبَرِّعُ'
الْفَارِعُ الْمُتَفَرِّعُ' الضَّارِعُ
الْمُتَضَرِّعُ 'ذُوالْمَنَاقِبِ الثَّوَاقِبِ
الْجَلِيْلَةِ ' وَالْأَنْظَارِ الثَّوَاقِبِ الدَّقِيْقَةِ '
اَلْجَامِعُ بَيْنَ الْعُلُوْمِ الْعَقْلِيَّةِ وَالنَّقْلِيَّةِ '
وَمَعَارِفِ الشَّرِيْعَةِ وَالْحَقِيْقَةِ ' طَلَّاعُ
الثَّنَايَا وَالنِّجَادِ ' ذَائِعُ الصِّيْتِ فِيْ
اِنْجَادِ الْحَقِّ وَفَلِّ قَرْنٍ طَلَعَ من
النجد فِي الْأَغْوَارِ وَالْأَنْجَادِ' العَرِيْفُ
الْعِرِّيْفُ الشَّرِيْفُ الْغِطْرِيْفُ' الصَّفِيُّ الْخَفِيُّ'
الْحَصِيُّ الْحَفِيُّ مَوْلَانَا الْمَوْلَوِيُّ
فضل الرسول القادری الحنفی
مَتَّعَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِطُوْلِ بَقَائِهٖ
وَصَانَهُ فِيْ حِرْزِهٖ وَوِقَائِهٖ'
وَجَعَلَ خَيْرَ أَيَّامِهٖ يَوْمَ لِقَائِهٖ'
فاذا هِيَ مَعَ وَجَازَتِهَا جَامِعٌ لِّحَقَائِقِ
الْعَقَائِدِ ' دَافِعٌ لِّمَكَائِدِاَهْلِ الْحَقَائِدِ' كُلُّهَا
تِبْيَانٌ وَّاِصْرَاحٌ لِّلْحَقِّ الصُّرَاحِ '

کمال باوقار فضل وکرم ومجد وشرف کے ساتھ اپنے اعلیٰ
حسنِ ہیئت وجمال صورت سے حیران کُنِ روزگار'
شبہات سے بر کنار کمال فضیلت کے حامل محسنِ محبانِ
دین وعلم' رفیع القدر' اعلم علمائے عصر' حضورِ رب عاجزی
سے خمیدہ سر' کارنامہ ہائے عظیم وروشن جن کا طرۂ امتیاز'
صاحبِ نظرِ دور رس دقیقہ شناس' جامعِ علومِ عقل وروایت'
شہسوار رزم گاہِ حق وباطل' ماہر شناسائے راہ کوہ حائل'
حامیِ حق' مُصیبِ مشہورِ اطراف' شہرہ آفاق صاحبُ
الرائے نجدی شکن در ہر نشیب وہر فراز' عالمِ علامۂ ذی
شرف' قائدِ با اخلاق تابندہ' وفرُ العقل' کمال آگاہ
حضرت مولانا مولوی **فضل رسول** صاحب قادری حنفی۔
اللہ پاک اہل ایمان کو ان کی درازیِ عمر سے مستفید
رکھے اپنے حفظ وامان میں انہیں محفوظ ومصون رکھے اور
ان کے ایام زیست میں سب سے بہتر دن کو ان کا یوم
وصال کرے۔

دیکھتا کیا ہوں کہ یہ رسالہ مختصر ہونے کے
باوجود سچے عقیدوں کا خزانہ اور سیاہ باطنوں کے
مکروفریب کے لیے تازیانہ ہے۔ پورا رسالہ باطل کی
ملاوٹ سے یکسر پاک' حق کا واشگاف

وَ تَبْيِيْنٌ لِاَوْضَاعِ الْهُدٰى وَ اِيْضَاحٌ،
طِلَاعُ مُطَالِعِ عِبَارَاتِهَا
الْفِصَاحِ، لِصُبْحِ الْحَقِّ الصَّابِحِ
اِصْبَاحٌ وَّاِفْصَاحٌ، وَ لِظَلَامِ ظُلْمِ
الْمُبْطِلِ كَشْفٌ وَّفِضَاحٌ، وَ تَلَاءُمُ
الْكَلِمِ الَّتِيْ سُرِدَتْ فِيْهَا
بِالْاِقْتِرَاحِ، اَلْاَمُّ لِلْقَرَائِحِ بِالْهَامِ
الْحَقِّ الْقَرَاحِ، وَ كَلْمٌ وَّقَرْحٌ
وَّجَرْحٌ لِّمَنِ اجْتَرَحَ الْاِفْسَادَ
وَالْاِسْتِجْرَاحَ، يَهْتَدِىْ بِهَا
الضَّلِيْلُ اِلٰى سُنَنِ
اَهْلِ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ،
وَ يَرْتَوِىْ بِهَا الْغَلِيْلُ مِنْ شَرِيْعَةِ
الشَّرِيْعَةِ الْبَيْضَآءِ الْهَنِيَّةِ،
قَدْ فَصَحَ بِهَا فَرْقُ الْفَرْقِ بَيْنَ الْعَقَائِدِ
الْحَقَّةِ الدِّيْنِيَّةِ، وَ بَيْنَ اَبَاطِيْلِ
الْفِرَقِ الدَّنِيَّةِ، وَافْتَضَحَ
بِهَا عَوَارُ الْاَعَاوِرِ الرَّدِيَّةِ'
مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ وَالنَّجْدِيَّةِ،

تبیان اور کجی وضلالت سے بچانے والے رہنما اصول کا
روشن بیان ہے۔ رسالہ کی عباراتِ فصیحہ میں غواصی کرنے
والے کی غواصی حق کے روئے روشن کی نورانیت کو صاف
اجاگر کر دیتی اور ظلمتِ باطل کے اندھیر کو رُسوا و بے نقاب
کر دیتی ہے۔ رسالے میں نئے نرالے اسلوب میں
(سوچ سوچ کر نہیں بلکہ) فی البدیہہ جو کلمات لائے ہیں
ان کی تعارض سے برکنار ہم آہنگی بیمار ذہنوں کے لیے
شفا ہے کہ وہ دلوں میں حقِ خالص کو جلوہ دیتی ہے۔ اور
فساد انگیزوں کے لیے کاٹ ہے مار ہے وارِ جگر شگاف
ہے۔ گمراہی کے اندھے کوئیں میں گرا شخص اس رسالے
سے اہل سنتِ تاباں کے نقشِ قدم پائے گا۔ اور طلب حق
میں نہایت پیاسی جان شریعت کے صاف شفاف خوشگوار
چشمے سے سیراب ہوگی۔ اس رسالے سے دین کے برحق
عقیدوں ـــــــ اور ـــــــ رذیل فرقوں کی
باطل باتوں کے بیچ تام' خطِ امتیاز' مثلِ صبح روشن
ہوگیا ـــــــ اور رذیل کور دلانِ معتزلہ و نجدیہ کے
معایبِ مذہب کا پردہ فاش ہوگیا

فَاِذْ قَدْ نَجَدَ بِهَا الْحَقُّ نُجُوْدًا ،
تُرِکَ کُلُّ نَجْدِیٍّ مَنْکُوْدًا مَنْجُوْدًا ،
بَلْ هَالِکًا مَنْجُوْدًا ، یَجِدُ عَلَیْهَا کُلُّ
مَنْ بَغٰی وَ طَغٰی وَ جْدًا ، وَ یَجِدُ بِهَا
کُلُّ مَنْ بَغٰی وُجْدَ الرُّشْدِ فَیَجِدُهٗ بِهَا وُجُوْدًا ،
فَجَزَی اللّٰهُ مَوْلَانَا خَیْرَ الْجَزَآءِ ،
وَ خَصَّهٗ مِنْ فَضْلِهِ الْعَمِیْمِ بِاَوْفَی
الْاَجْزَآءِ ، وَتَقَبَّلَ جَهْدَهٗ وَ شَکَرَ
سَعْیَهٗ ، و اَحْسَنَ فِی الدَّارَیْنِ
رَعْیَهٗ ، امین بِمُحَمَّدِ الْاَمِیْنِ ،
وَ اٰلِهِ الْمَیَامِیْنِ وَصَحْبِهِ الْمُحَامِیْنَ ،
عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ اَزْکیٰ صَلٰوةِ الْمُصَلِّیْنَ ،
وَ اَسْنٰی تَسْلِیْمَاتِ الْمُسَلِّمِیْنَ ،
وَ جَزَاهُ وَ جَزَاهُمْ اَحْسَنَ
جَزَاءٍ عَنْ سَائِرِ الْمُصَلِّیْنَ ،
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ۔
کَتَبَهُ الْعَبْدُ الْفَقِیْرُ اِلٰی رَبِّهِ الْغَنِی
محمّد فَضْل حَق الفاروقی
الحنفی الخیر آ بادی

اس لیے کہ حق جب اس سے خوب واضح ہو گیا تو سارے نجدیہ ایسے سرنگوں رہ گئے کہ ہاتھ میں کاسۂ گدائی لیے پھرتے ہیں اور بھیک تک نہیں ملتی۔ نہیں نہیں بلکہ نجدیہ سرے سے نیست و نابود و تباہ و برباد ہو کر رہ گئے۔ جادۂ حق سے برگشتہ ہر سرکش اس رسالے سے بہت اندوہ گیں ہو گا اور دولتِ رُشد کا ہر طالب اس رسالہ کا گرویدہ ہو گا اور اس کی بدولت دولتِ رُشد ضرور پائے گا۔

اللہ پاک حضرت مولینا کو بہتر جزا دے اور انہیں بالخصوص اپنے فضل عمیم سے کامل تر حصہ عطا فرمائے اور ان کی کوشش بلیغ مقبول اور سعی مشکور فرمائے۔ اور دو جہاں میں ان کی اچھی حفاظت فرمائے۔ الٰہی ایسا ہی کر صدقہ والیِ امت محمد۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کا اور حضور کی بابرکت آل اور جاں نثار صحابہ کا۔ حضور اور آل و اصحابِ حضور پر درود بھیجنے والوں کے نہایت بابرکت درود اور سلام بھیجنے والوں کے عالی تر سلام ہوں۔ اور اللہ پاک حضور اور آل و اصحابِ حضور کو درود و سلام بھیجنے والے سارے مسلمانوں کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے۔ اپنے ربِّ بے نیاز کے بندۂ نیاز مند **محمد فضل حق** فاروقی حنفی خیر آبادی نے اسے لکھا۔

عَامَلَهُ اللّٰهُ بِلُطْفِهِ الْبَادِیْ فِی الْعَوَاقِبِ وَالْمَبَادِیْ۔	اللہ پاک آغاز وانجام میں اس سے اپنی ظاہر وباہر مہربانی کے ساتھ معاملہ فرمائے۔

یہ پُر فصاحت وبلاغت تقریظ اُن کی ہے جو اسماعیل دہلوی کو کافر کہتے ہیں ـــــــ اور ـــــــ ان کی تالیف پر ہے جو اسماعیل دہلوی کو گمراہ بددین کہتے ہیں ملزوم الکفر جانتے ہیں مگر کافر نہیں کہتے ـــــــ تو کیا تعارض ہوگیا؟ ـــــــ اختلافِ تحقیق ہوگیا؟ ـــــــ نہیں ـــــ کچھ نہیں ـــــ اور ہرگز نہیں ـــــــ

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دہلوی عبارات' دونوں حضراتِ ممدوح کی نظر میں کفر لزومی و متبین فی الکفر ہیں۔ متعین نہیں ـــــ اس کی بروجہ تحقیق تفصیل اور رفع تعارض کی تشکیل ـــــ'' اعلام بہ لزوم والتزام'' ـــــ میں ایسے قابلِ قبول افکار اور دل نشین اسلوب میں فرمائی ہے جو اس کے غیر میں نہ ملے گی۔

اس پوری تحریر نفیس کو دیکھنے سے میں نے شرف حاصل کیا اور اسے حق وصواب پایا۔'' اعلام بہ لزوم والتزام'' کو مولیٰ تعالیٰ حق کے متلاشیوں کے لیے منارۂ نور اور فتنہ وکجی کے دلدادوں کے لیے حسرت وعذاب کرے۔

اور ہمیں حضرت مصنف جیسے برگزیدہ بندوں کے برکاتِ انفاس سے دونوں جہان میں بہرہ ور فرمائے۔ آمین یا ارحم الرٰحمین بجاہ حبیبک رحمۃ للعلمین صلّ و سَلّم و بارِک علیہ و علی الہ وصحبہ و حزبہ وابنہ اجمعین الیٰ یوم الدین واخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العلمین۔

اسرار احمد نوری

نوری دارالافتاء دارالعلوم نوری (نوری نگر) ۳۱۹ گدرہو ابراہیم پور یوپی پن ۲۱۲۴۰۱

شنبہ ۵؍صفر ۱۴۳۳ھ ۳۰؍دسمبر ۲۰۱۱ء

(۷)

☆استفتاء☆

کیا حکم ہے شریعت مطہرہ میں اس قائل کا جو طاہر القادری کے نام سے مشہور ہے اور تنظیم منہاج القرآن کا بانی وصدر ہے۔اس نے حال ہی میں ۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ء کو لندن میں پیس فار ہیومینٹی کانفرنس کے نام سے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں بہت سے الگ الگ مذہب کے ماننے والوں کو جمع کیا۔اسی کانفرنس میں اسٹیج پر موجود لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ

Allah means God, nothing else, it is not special thing for muslim. Allah is the Arabic word for God for Brahma, for lord, for the creater you know. But you can raise any word specified for your us remember our lord lord according to your own religion, so let according to our own traditions and religions. Remember our God !

یعنی__________''اللہ معنی گاڈ اور کچھ نہیں۔یہ مسلمانوں کے لیے خاص نہیں۔اللہ عربی لفظ ہے گاڈ برھما' لارڈ (رب) یا کریئٹر (خالق) کے لیے۔لیکن آپ (اسے یاد کرنے کے لیے) کسی بھی لفظ کی آواز بلند کر سکتے ہیں جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لیے خاص ہو! تو آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں اپنے اپنے مذہب اور رسموں کے مطابق (حکم دیتے ہوئے کہا) یاد کرو اپنے گاڈ کو''______ اس کے بعد مسٹر طاہر اور اسٹیج کے نیچے مجمع نے اللہ اللہ کہنا شروع کیا جبکہ اسٹیج پر جو کھلے کفار تھے سب خاموش رہے اسکے بعد طاہر اسٹیج پر موجود ایک ہندو پنڈت کی طرف بڑھا اور اسے مائک دیتے ہوئے کہا

"Any god you want to say, any word probably any name according to your religion"

یعنی کوئی لفظ یا نام تم گاڈ کے لیے لینا چاہتے ہو تمہارے مذہب کے مطابق؟ تب پنڈت مائک لے کر ہرے راما' ہرے کرشنا' زوردار آواز میں بولتا رہا (یہ ہندو مذہب کا ایک منتر ہے جسے ہندو رام اور کرشن کی عبادت کرتے ہوئے بطور دعا کہتے ہیں جس کا معنیٰ ہے رام اور کرشن میرے دکھ، تکلیف کو دور کرو) جب پنڈت اپنا جاپ ختم کر چکا تب طاہر نے مائک لے جا کر اسٹیج پر موجود ایک کرسچن کو دیا کرسچن نے کہا

''Jesus Jesus Jesus father god,Amen'' یعنی جیسس جیسس جیسس' فادر گاڈ آمین'

(عیسائی لفظ جیسس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور فادر گاڈ سے اللہ تعالیٰ مراد لیتے ہیں) اس کے بعد مسٹر طاہر مائک ایک بدھسٹ پجاری کے پاس لے گیا اور پجاری مائک لے کر نموبدّ ھائے نموبدّ ھائے بولنے لگا گوتم بدھ کی عبادت کرتے ہوئے بدھسٹ ایسا کہتے ہیں جس کا معنیٰ ہے بدھ کو میرا سجدہ اور مجرا۔ اسی طرح اور کفار نے اپنے مذہب اور عقیدے کے مطابق اپنے معبود کا نام جپا۔ اس سب کے بعد طاہر نے لا الہ الا اللّٰہ کہنا شروع کیا تو پھر اسٹیج پر موجود سارے کفار خاموش رہے مگر ایک بدھسٹ نمو بدھائے، اوم بدھائے کہتا رہا۔

اسی طاہر القادری نے کافی عرصہ پہلے ۱۹؍دسمبر ۱۹۸۹ء کو ایک محفل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ علامہ فضل حق خیرآبادی نے شاہ اسمٰعیل دہلوی کو فتوۃً کافر کہا اعلیٰ حضرت نے کفر کا فتویٰ نہیں دیا سکوت فرمایا تو بولے علامہ فضل حق خیرآبادی کو اہلسنت سے خارج کریں گے یا اعلیٰ حضرت کو کریں گے انھوں نے کفر کا فتویٰ دیا انھوں نے خاموشی اختیار کی انھوں نے وجوہ کفر کے بیان کیے لزوم بیان کیے مگر فتویٰ کفر کا نہیں لگایا اب آپ نے جو جن علمائے دیوبند کے کفر کے فتوے اعلیٰ حضرت اور بعض دیگر اکابر علماء کے حوالے سے بیان کیے سن لیں اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت نے تحقیق کی مگر اعلیٰ حضرت نے یونہی شروع سے فتویٰ نہیں لگا دیا وہ ان کے ہم عصر تھے ہم زمانہ تھے ان کی عبارتوں پر گرفت کی ان کو خطوط لکھے پھر خطوط لکھے اشتہار بھیجے رابطہ کیا تو بہ کے لیے کہا اتمام حجت کیا اعلیٰ حضرت کو جب اپنی تحقیق اور پوری دیانت کی بنا پر اطمینان ہوا علیٰ وجہ التحقیق علیٰ وجہ الدیانۃ انھوں نے کفر کا فتویٰ لگایا مگر یہ اسی طرح کی بات ہے جس طرح علامہ فضل حق خیرآبادی نے اپنے دور میں لگایا مگر اعلیٰ حضرت کا دور بعد کا دور تھا

چونکہ بالمشافہ ملاقات نہیں ہوئی لہٰذا محروم ہو اخاموش رہے اہل سنت ہی کے وہ علماء ہیں جنہوں نے فتویٰ کفر کا نہیں لگایا خاموشی اختیار کی تو دونوں راستے موجود ہیں جس پر آپ کی طبیعت چاہے عمل کریں۔

المستفتی۔احمد۔غوث نگر۔الہ آباد۔۲رمحرم الحرام ۱۴۳۳ھ

☆الجــــــــــــــــــــــــواب☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی و نسلم علی رسولہ الکریم والہ الفخیم

قائل کے باشدخاک بودیا جسے باشد اُس کی طرف سے کافروں نہ کافروں بلکہ ان کے مذہبی پیشواؤں کی یہ تعظیم کہ اُنہیں مسلمانوں سے اونچا کیا سخت حرام تھی مگر اس کی اُس سے کیا شکایت جبکہ وہ اُن سے مخاطب ہو کر کہتا ہے

کہ ــــــــ ’’اللہ معنیٰ گاڈ اور کچھ نہیں۔یہ مسلمانوں کے لیے خاص نہیں۔اللہ عربی لفظ ہے گاڈ ‘ برھا‘لارڈ (رب) کریٹر (خالق) کے لیے۔لیکن آپ (اسے یاد کرنے کے لیے) کسی بھی لفظ کی آواز بلند کر سکتے ہیں جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لیے خاص ہو! تو آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں اپنے اپنے مذہب اور رسموں کے مطابق (حکم دیتے ہوئے کہا) یاد کرو اپنے گاڈ کو‘‘ــــــــ

اول تو کافروں کو دین اسلام کے سوا ان کے اپنے مذہب میں جو طریقہ عبادت ہو اُس کا اذن اُسے پسند کرنا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے۔

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ. (پ ۳ ع ۱۷ آیت ۸۵)	اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے وہ ہرگز قبول نہ فرمایا جائے گا اور اسے آخرت میں خسارہ رہے گا

اور فرماتا ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَاجَآءَ ھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًاۢ بَیْنَھُمْ (پ۳ع۱۰آیت۱۹)	بے شک اللہ کے نزدیک دین یہی اسلام ہے یہود ونصاریٰ نے دانستہ براہ سرکشی اس کا خلاف کیا

ثانیا کفار نے جو اپنے مذہب کے مطابق ایک سب سے بڑی ہستی خیال کر کے اس کا نام رام وغیرہ رکھ لیا ہے وہ ان کا وہمی خیالی معبود ہے۔ وہ ہرگز اللہ نہیں ہے کہ ـــــ اللہ عزوجل کو جاننا بحمدہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے کوئی کافر کسی قسم کا ہو ہرگز اسے نہیں جانتا۔ کفر کہتے ہی ہیں جہل باللہ کو یعنی اللہ کو نہ جاننے کو ـــــــــ

ناواقفوں کو اگر یہاں شبہ ہو کہ کافروں کے سیکڑوں فرقے اللہ تعالیٰ کو جانتے ہیں بلکہ مانتے بھی ہیں یہود ونصاریٰ توریت وانجیل کو اسی کا کلام جان کر اعتقاد رکھتے ہیں ــــــــــ

تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہ ماننا یعنی انکار کرنا کسی بھی شئی کا تین طرح سے ہوتا ہے ـــــ **اول** سرے سے اس شئی کا انکار۔ مثلاً کوئی کہے "شربت" سرے سے کوئی چیز ہے ہی نہیں ـــــ **دوم** اس شئی کے لیے جو کچھ لازم وضروری ہو اس کا انکار۔ مثلاً کوئی کہے کہ شربت ہے تو سہی ایک چیز مگر اس میں مٹھاس بالکل نہیں ہوتی ـــــ **سوم** شئی کے لیے وہ کچھ ثابت کرنا جو اس شئی کی یا اس کے لازم کی ضد ہو۔ جیسے کوئی کہے "شربت" ایک کڑوے مشروب کا نام ہے ـــــ ظاہر ہے کہ ان دونوں پچھلوں نے اگرچہ زبان سے شربت کو موجود کہا مگر حقیقت میں شربت کو نہ جانا۔ وہ اپنے وہم وخیال میں کسی ایسی چیز کو شربت سمجھے ہوئے ہیں جو ہرگز شربت نہیں۔ تو شربت کو نہ ماننے اور نہ جاننے میں یہ دونوں اور وہ پہلا جس نے سرے سے شربت کا انکار کیا سب برابر ہیں صرف لفظ میں فرق ہے ـــــ

اللہ عزوجل کو تمام صفاتِ کمال لازمِ ذات ہیں اور ہر عیب ونقص اس پر محال بالذات ہے۔ کیونکہ عیب ونقص

اس کے کمال ذاتی کی ضد ہے ـــــ

کفار میں ہرگز کوئی نہ ملے گا جو اللہ تعالیٰ کی کسی صفتِ کمال کا انکار نہ کرتا ہو یا معاذ اللہ اس کے لیے کوئی عیب ونقص نہ مانتا ہو ـ تو دہریے اگر پہلی قسم کے منکر ہیں کہ خدا کا وجود ہی نہیں مانتے باقی سب کفار پچھلی دو قسموں کے منکر ہیں ـ

بہر حال اللہ عزوجل کو نہ جاننے میں وہ اور دہریے برابر ہوئے وہی لفظ وطرز ادا کا فرق ہے دہریوں نے سرے سے انکار کیا اور ان قہریوں نے اپنے وہم وخیال میں ایک نقشہ تراش کر اور اس کا نام خدا رکھ کر لفظ کا اقرار کیا ـــــ مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے ـ

اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰہُ (پ۲۵ ع۱۹ آیت ۲۳) | دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا

واہذا کریمہ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہ ـ کے تتمہ میں ارشاد ہوا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ بَلْ اَکْثَرُ ھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ـــــ

وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہ ـ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ـ (پ۲۱ ع۱۲ آیت ۲۴) | اگر ان سے پوچھو زمین وآسمان کا خالق کون ہے کہیں گے اللہ تم کہو حمد اللہ کو

کہ اُس کے منکر بھی ان صفات میں اُسی کا نام لیتے ہیں اپنے معبودانِ باطل کو اس لائق نہیں جانتے ـ مگر کیا اس سے یہ کوئی سمجھے کہ وہ اللہ کو جانتے ہیں ـــــ نہیں نہیں

بَلْ اَکْثَرُ ھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ (پ۲۱ ع۱۲ آیت ۲۴) | اکثر اسے جانتے ہی نہیں ـ

اِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ (پ۸ ع۱ آیت ۱۱۶ سورہ ۶) | وہ تو یوں ہی اپنی سی اٹکلیں دوڑاتے ہیں ـــــ

جیسے اور بہتیرے معبود گڑھ لیے کہ

اِنْ ھِیَ اِلَّا اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْھَآ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُکُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ ـ (پ۲۷ ع۵ آیت ۲۳ سورہ ۵۳) | وہ نرے نام ہیں کہ تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے دھر لیے اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری ـــــ

یونہی اپنی اندھی اٹکل سے ایک سب سے بڑی ہستی خیال کر کے اس کا نام اللہ رکھ لیا ہے حالانکہ وہ اللہ نہیں۔ کیونکہ جن صفات کا یہ اس ہستی کو بتاتے ہیں اللہ عزوجل اُن صفات سے بہت بلند وبالا ہے ـــــ

(مختصراً مقتبساً من المجلد الاول للفتاوی الرضویہ ص ۴۳۵) ـــــ

جب کفر وشرک کا عقیدہ رکھنے والوں کو جب کہ وہ زبان سے لفظ اللہ ہی کہتے تھے قرآن کریم نے فرمایا وہ اللہ سے جاہل ہیں اللہ کو جانتے ہی نہیں ـــــ

تو گاڈ اور رام وکرشن بولنے والے اللہ کو جاننے والے کہاں سے ہو جائیں گے ـــــ اور جب نہیں اور ہرگز نہیں تو وہ اپنے مذہب کے مطابق جس کا نام اللہ یا رب وغیرہ رکھیں گے وہ نہیں ہوگا مگر ان کا مزعوم وہمی معبودِ باطل۔ اور وہ یاد بھی نہیں کریں گے مگر اُسی کو جو اُن کے زعم میں وہمی خیالی معبودِ باطل ہے۔ تو انہیں یہ اذن دینا کہ ـــــ تمہارے مذہب تمہارے عقیدے میں تمہارے معبود کے لیے جو خاص نام ہو اُس نام سے تم اپنے معبود کو اپنے مذہب اور اپنی رسم کے مطابق یاد کرو ـــــ اور معلوم ہے کہ وہ اس پر کفر وشرک کیے بغیر نہیں رہیں گے تو یہ کفر وشرک کی اجازت دینا ہوا ـــــ پھر جب انھوں نے اپنے معبودانِ باطلہ رام، کرشن، بدھ کا نام جپا اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا بھی نام لیا تو معاذ اللہ بطورِ خدا او اِبن اللہ لیا یہ ان لوگوں کا کفر وشرک تھا ـــــ اس سے اُنہیں اپنی محفل میں روکنا کہاں بلکہ موقع دینا کفر وشرک پر راضی ہونا ہے اور کفر کی اجازت کفر پر رضا خود کفر ہے ـــــ

فتاویٰ مصطفویہ میں فرمایا ـــــ "مشرکین کا مذہب نامہذب ہے کہ خدا ہر چیز میں رما ہو اسرایت وحلول کیے ہوئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رمنے اور حلول کرنے سے پاک ہے۔ مشرک خدا کو اپنے اسی عقیدۂ خبیثہ کی بنا پر رام کہتے ہیں۔ **تو خدا کو رام کہنا کفر ہوا** اور خدا خدا کرنا عبادت اور کفر کو عبادت جاننا کفر۔ اور نہ سہی فرض کیجئے کہ وہ رام کے یہ معنی بھی نہ سمجھتا ہو جب بھی ہمارا خدا وہ نہیں جو ہنود بے بہود کا مزعوم خدا ہے جسے مشرکین نے خدا سمجھ لیا ہے۔ قرآن عظیم اس پر شاہد ہے۔ ارشاد فرماتا ہے

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ (پ۳۰ع۳۴)	تم فرمادو اے کافرو میں نہیں پوجتا جسے تم پوجتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی بندگی میں کرتا ہوں۔ اور نہ میں تمہارے معبودوں میں سے کسی کا پوجنے والا ہوں اور نہ تم میرے معبود حقیقی عزوجل کے عابد و پرستار ہو

اور فرماتا ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (پ۲۴ ع۴)	اور انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا

تو معلوم ہوا کہ اللہ وہ نہیں جو کفار کا مزعوم ہے اور جسے وہ رام رام سے پکارتے ہیں تو ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کا خدا خدا کرنا اور کفار کا رام رام بکنا ہرگز ایک نہیں ہوسکتا۔ **اور کفار کے رام رام جپنے کو خدا کی یاد جاننا بیشک الحاد ہوا''** ـــــ (فتاویٰ مصطفویہ ص۶۰۰) ـــــ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفر وشرک مٹانے آئے۔ جو حضور پر کفر وشرک کی اجازت دینے کا افتراء باندھے کافر ہے۔ کفار مکہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت کہتے

لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ	ہم تیری خدمت کو حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں

جب اس سے آگے یہ کہنا چاہتے

اِلَّا شَرِیْکًا هُوَ لَکَ تَمْلِکُهٗ وَمَا مَلَکَ	مگر وہ شریک کہ تیرا ہی مملوک ہے تو اس کا بھی مالک اس کی ملک کا بھی مالک

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے

وَیْلَكُمْ قَطْ قَطْ (۱)	تمھیں خرابی ہو بس بس۔

---

(۱) صحیح مسلم باب التلبیہ وصفتھا ووقتھا بلفظ قد قد بجائے قط قط

یعنی آگے نہ بڑھو استثناء نہ گڑھو ــــــ (اقتباس فتاوی رضویہ ص ۲۳۶ ج ۱) ــــــ حالانکہ وہ وقت مسلمانوں کے انتہائی ابتلا و آزمائش اور کافروں کے زور و غلبہ کا تھا اور کافر وہاں بن بلائے آئے اور کفر و شرک بکنے کے خواہاں تھے۔
تو جو خود بلا کر کفر و شرک بکنے کا موقع دے اسے منہاج نبوت سے کیا واسطہ۔ **اس پر حکم کفر نقد وقت** ہے کہ وہ کفر پر راضی ہوا اور نہ صرف اس پر بلکہ مجمع میں شریک جو کوئی بھی کفر و شرک کی اجازت اور تفوہ پر راضی ہوا اس پر بھی۔ اور جو نا واقف محض مسلمانوں سنیوں کی خالص محفل سمجھ کر آیا اور ان کفریات و وبالات کو دیکھ سن کر بُرا تو جانا مگر وہاں سے اٹھ کر چل نہ دیا وہ مبتلائے گناہ و حرام ہوا ــــــ قرآن عظیم کی نص قطعی نے ایسی جگہ سے فوراً ہٹ جانا فرض کر دیا اور رہ وہاں ٹھہرنا فقط حرام ہی نہ فرمایا بلکہ ارشاد کیا

وَ قَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا
(پ ۵ ع ۱۷ آیت ۱۴۰)

بیشک اللہ تم پر قرآن میں حکم اتار چکا کہ جب تم سنو کہ خدا کی آیتوں سے انکار ہوتا اور ان کی ہنسی کی جاتی ہے تو ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور باتوں میں مشغول نہ ہوں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا

کیا معبودانِ باطلہ کی نام جپائی پرستش و دہائی اللہ کی آیتوں کا انکار اور ہنسی نہیں؟ ذکر الٰہی کے مطالبے پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو یاد کرنا اور اللہ تعالیٰ کو فادر گاڈ کہنا ان کے اپنے مذہب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خدا کا بیٹا اور خدا بتانا ہوا خود قرآن عظیم نے ان کا یہی اعتقاد بتایا۔ کیا یہ اللہ کی آیتوں کا انکار اور ہنسی نہیں؟ ــــــ
اور جب ہے اور بے شک ہے تو مسلمانو! کیا قرآن عظیم کی یہ آیتیں تم نے منسوخ کر دیں یا اللہ عزَّ وَجَلَّ کی اس سخت وعید کو سچا نہ سمجھے یا کافروں جیسا ہونا قبول کر لیا ــــــ

اور جب کچھ نہیں تو پھر ایسے جلسے میں شرکت کیوں ہے جو خدا اور سول وقر آن پر اعتراضوں کے لیے کیے جاتے ہیں ـــــ بھائیو! ـــــــ میں نہیں کہتا قر آن فرماتا ہے کہ ـــ اِنَّکُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ـــــ ایسے جلسوں میں شرکت والے سب انہیں کافروں کے مثل ہیں وہ اعلانیہ کافر ـــــ یہ زبان سے کلمہ پڑھیں اور دل میں خدا اور سول وقر آن کی اتنی عزّت نہیں کہ جہاں اللہ ورسول وقر آن کی توہین ہوتی ہو وہاں سے بچیں تو یہ منافق ہوئے۔ جب تو فرمایا کہ ـــــ اللہ اُنہیں اور اِنہیں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا ـــــ الٰہی اسلامی کلمہ پڑھنے والوں کی آنکھیں کھول

ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

مسلمان اگر قر آن عظیم کی اس نصیحت پر عمل کریں تو ابھی ابھی دیکھیں کہ دشمنان خدا کے سب بازار ٹھنڈے ہوئے جاتے ہیں ملک میں ان کے شور وشر کا نام ونشان نہ رہے گا جہنم کے کندے شیطان کے بندے آپس ہی میں ٹکرا ٹکرا کر سر پھوڑیں گے اللہ ورسول وقر آن عظیم کی توہینوں سے مسلمانوں کا کلیجہ پکانا چھوڑیں گے اور اپنے گھر بیٹھ کر بکے بھی تو مسلمانوں کے کان تو ٹھنڈے رہیں گے اے رب میرے توفیق دے جل وعلا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وسلم ـــ (اقتباس فتاویٰ امام اہل سنت ص ۲۱۷ ج ۱) ــــــ

ہوا کا رخ دیکھ کر چلنے والے ابن الوقت مَنش تقریبًا صدی پیشتر اس تفوہ سے زبان آلودہ کر چکے کہ ـــ " مسجد نبوی میں وفودِ کفار قیام کرتے تھے اور اپنے طریقہ پر عبادت بھی کرتے تھے " ـــــ اس پر امام مؤیَّد مِنَ اللہ سیدی شاہ احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ـــــ " یہ کہنا کہ وفود کفار مسجد نبوی۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ میں اپنے طریقے پر عبادت کرتے تھے محض جھوٹ ہے ـــــ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسے جائز رکھنے کا اشعار حضور اقدس۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پر افترائے فُجّار

ـــــ حاشا کہ اللہ کا رسول گوارا فرمائے کہ کسی مسجد نہ کہ خاص مسجد مدینہ کریمہ میں نہ کہ خود حضور اقدس۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کے سامنے بتوں یا مسیح کی عبادت کی جائے ـــــ ان مفتریوں کے نزدیک خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں خود حضور کے سامنے کفار اپنے طریقے کی عبادت کرتے تھے (معاذ اللہ)

وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۔ (پ۱٦ ع۱۲ سورۃ۲۰ آیت۶۱)	تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے مسجد کریم کے سوا کوئی نشست گاہ نہ تھی جو حاضر ہوتا یہیں حاضر ہوتا۔ کسی کافر کی حاضری معاذ اللہ بطور استیلا و استعلا نہ تھی بلکہ ذلیل وخوار ہوکر یا اسلام لانے کے لیے یا تبلیغ اسلام سننے کے واسطے کہاں یہ اور کہاں وہ جو بدخواہانِ اسلام نے کیا‘‘ ــــــــ (فتاوی رضویہ ص۴۸ ج۶)

اور ــــــــ ’’المَحَجَّة المُؤتَمِنَه‘‘ میں فرمایا ــــــ ’’ مسئلہ ــــ دخولِ کافر بہ مسجد ــــ یہ تمام متون مثل تحفۃ الفقہاء و ہدایہ ووقایہ وکنز ووافی ومختار واصلاح وغرر وملتقی وتنویر اوران کے سوا محیط سرخسی واشباہ ونظائر ووجیز کردری وخزانۃ المفتین وفتاوی ہندیہ سب میں ذمّی کے ساتھ مقید ہے ــــــ

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے۔

قال ابو حنيفة يجوز للكتابى دون غيره واحتج بما رواه احمد فى مسنده بسند جيد عن جابر رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يدخل مسجدنا هذا بعد عامنا هذا مشرك الا اهل العهد و خدمهم ۔ (فتاوى رضويه ص ۵۴۳ مترجم ج۱۴)	امام ابوحنیفہ نے فرمایا مسجد میں کتابی (ذمی) کا آنا جائز ہے اور کفار کا نہیں اور امام اس پر اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نہ آنے پائے سوائے ذمیوں اور ان کے غلاموں کے۔

کتاب وسنت اور اساطینِ ملت کے ان واضح ارشادات کے بعد کسی ذی انصاف پابندِ اتباعِ اسلاف کو مجالِ دم زدن نہ رہی ـــــ اب بھی ذہنِ قاصر کسی تاریخ یا سیرت نگار کی اس کے برخلاف کسی نقل وروایت سے استناد پر جمود سے

باز آنے کے لیے تیار نہ ہو تو امام مجتہد مطلق سیدنا احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ملاحظہ ہو

و فی المقاصد و البرھان و الا تقان و غیرھا عن الامام الاجل احمد بن حنبل رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال ـــــ" ثلث کتب لا اصل لھا المغازی و الملاحم و التفسیر

(الا تقان جزء ۴ ص ۸۷۴)

مقاصد برہان اور اتقان وغیرہ میں امام اجل احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ وہ فرماتے ہیں ـــــ "تین فنون کی کتابیں بے سند ہیں ان کی کوئی اصل نہیں (۱) کتب سیرت (۲) کتب تاریخ (۳) کتب تفسیر" ـــــ

امام اہل سنت قدس سرہ نے اس کو نقل فرما کر کہا

قلت ھذا و ان لم یکن جاریا علی اطلاقہ لما یشھد بہ الواقع الا انہ لم یقلہ مالم یر الخلط غالبا علیھا کمالا یخفیٰ و ھذا فی زمانہ فکیف بما بعدہ

(فتاوی رضویہ مترجم ص ۵۳۷ ج ۲۸)

میں کہتا ہوں اُن کے فرمانے کا یہ مطلب تو خیر نہیں ہے کہ تاریخ و سیرت و تفسیر کی سب کتابیں اور از اول تا آخر ایسی ہی ہیں۔ کیونکہ وہ کتابیں اور جو کچھ اُن میں ہے گواہ ہیں کہ اُن امام اجل کے فرمانے کا یہ مطلب نہیں ــــ تاہم اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے بے سند باتوں کی آمیزش ان کتابوں پر غالب دیکھ کر ہی ایسا فرمایا۔ یہ اُن امام اجل کے زمانے یعنی (تیسری صدی ہجری) کا حال تھا تو اس کے بعد کیسا کچھ حال ہوا ہوگا۔

جسے کھلے کافروں مشرکوں، منہ پر اسلام و قرآن کو جھٹلانے والوں سے غیرت نہیں وہ اگر ان کافروں سے جو اسلام کا لبادہ اوڑھے ہیں شیر و شکر ہو جائے تو کوئی حیرت نہیں مگر اوہامِ باطلہ کے چرخ چہارم کو تارِ عنکبوت کر کے حق کے نورانی چہرے سے باطل کا گرد و غبار صاف کر دینا نہایت اہم ہے

مسلمانو! محبت کے تخیل میں مگن یا زعم میں مبتلا ہو کر ذکر و صدا ' آہ و فغاں ' چشم نمی و صورت گری 'صعوبت تحملی ' مشقت تماشا کردنی سب آسان ہے ــــــ اور حکم کی بندگی امرِ الٰہی و رسالت پناہی کے حضور سر خمی یعنی شرع مصطفوی کے سامنے بلا چوں و چرا بلا پس و پیش گردن افگنی اور بہ صمیمِ قلب تسلیم کردنی بڑی شاق ہے مگر یہی محبت کی وہ سچی صراط مستقیم ہے جس پر صحابہ چلے تابعین چلے تبع تابعین چلے ائمہ مجتہدین چلے اور قیامت تک ان کے متبعین چلیں گے جس کا قدم آج اس صراط پر استوار ہے وہ کل بہ رحمت الٰہی صراط نار سے پار ہے ــــ جس نے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جان لے کہ آج بات اپنے اختیار میں ہے کل پھر مہلت کہاں ۔ ھا ھا لا اَدرِیْ کہنے سے رخصت کہاں ــــ وہابیۂ دیو بندیہ نے صاف صریح لکھا

ــــ '' آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے الیٰ قولہٖ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے '' ــــ

اس میں علم غیب کی صرف دو قسمیں کی کُل اور بعض ــــ کُل کا صاف انکار کیا اور جو بعض مانا تو اس بعض کے لیے صاف صریح کہہ دیا کہ ایسا تو ہر عام انسان ہر بچے پاگل بلکہ ہر جانور کو بھی ہے (معاذ اللہ)

عرف خواہ لغت زبان یا محاورۂ بیان انصاف سے پوچھو تو یہی بتاتے ہیں کہ وہابیۂ دیو بندیہ نے اس بولی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں سے التزاماً ملایا اور صراحۃً توہین کی ــــ یہ صاف صریح **توہین** پیشوائے دیو بندیہ مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان میں ۱۳۱۹ھ تیرہ سو انیس ہجری میں چھاپی اور ۱۳۲۰ھ تیرہ سو بیس ہجری میں المعتمد المستند میں امام اہل سنت قدس سرہ نے جو منکران ضروریات دین اس وقت موجود تھے یعنی نیچری ' قادیانی ' رافضی وغیرہ ان سب سمیت تھانوی صاحب کی **تکفیر قطعی کلامی** فرمائی اور شائع کی ــــ

اور وہ **خطوط** جو امام نے تھانوی صاحب کو لکھے جنہیں اتمام حجت کا نام دیکر اپنی حمایت کفر و ارتد اد کے لیے ڈھال بنایا جاتا ہے وہ خطوط تیرہ سو اٹھائیس ۱۳۲۸ھ اور تیرہ سو انتیس ۱۳۲۹ھ کے ہیں اور مدت سے شائع ہیں اول الذکر جسے امام اہل سنت قدس سرہ نے ابحاث اخیرہ (۱۳۲۸ھ) کے تاریخی نام سے موسوم کیا۔ اس میں فرماتے ہیں

____ ''الحمدُ للّٰہ! اس فقیر بارگاہِ غالب قدیر۔عَزَّ جَلَالُہٗ۔کے دل میں کسی شخص سے نہ ذاتی مخالفت نہ دُنیوی خُصومت، مجھے میرے سرکار ابد قرار حضور پرنور سیّد الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محض اپنے کرم سے اس خدمت پر مامور فرمایا ہے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو ایسوں کے حال سے خبر دار رکھوں ____ جو مسلمان کہلا کر اللہ واحدِ قہار۔جل جلالہ۔اور محمد رسول اللہ ماذون مختار۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔کی شانِ اقدس پر حملہ کریں ____ تا کہ میرے عوام بھائی مصطفےٰ۔صلی اللہ علیہ وسلم۔کی بھولی بھالی بھیڑیں ان ''ذِئَابٌ فِی ثِیَابٌ'' کے جُبّوں، عماموں، مولویت، مشیخیت کے مقدس ناموں، قال اللہ و قال الرسول کے روغنی کلاموں سے دھوکے میں آکر شکارِ گرگانِ خونخوار ہو کر معاذ اللہ سقر میں نہ گریں ____ سرکار سے مجھے یہ خدمت سپرد ہے کہ عزّتِ سرکار کی حمایت کروں نہ کہ اپنی۔میں تو خوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، افترا کرتے، بُرا کہتے ہیں اُتنی دیر محمد رسول اللہ۔صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔کی بدگوئی، منقصت جوئی سے غافل رہتے ہیں، میں چھاپ چکا، اور پھر لکھتا ہوں میری آنکھ کی ٹھنڈک اس میں ہے کہ میری اور میرے آبائے کرام کی آبروئیں عزّتِ محمد رسول اللہ۔صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔کے لیے سپر رہیں، اللّٰھمّ اٰمین! '' ____

اسی میں استفسارات کے تحت فرمایا ____ ''

(۱) توہین اور تکذیبِ خدا اور سول۔جل وعلا۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔کے الزاماتِ قطعیہ

جو مدتوں سے آپ اور آپ کے اکابر جناب مولوی گنگوہی و نانوتوی صاحبان پر ہیں، کیا آپ
اُن میں اس فقیر سے مناظرہ پر آمادہ ہیں یا ہونا چاہتے ہیں؟''——

حفظ الایمان ۱۳۱۹ھ کی ہے اور ۱۳۲۰ھ میں امام اہل سنت قدس سرہ نے تکفیر فرمائی ہے کیا ایک سال سے کچھ کم وبیش
عرصے میں تھانوی صاحب پر وارد الزاماتِ قطعیہ کو مدتیں گزر گئیں؟ —— اسی میں ہے۔

(۲) کیا آپ بحالتِ صحتِ نفس وثباتِ عقل بطوع ورغبت بلا جبر واکراہ اقرار فرماتے
ہیں کہ حسام الحرمین وتمہید ایمان وبطشِ غیب وغیرہ کے سوالات واعتراضات کا جواب
بالمواجہہ مہری ودستخطی دیتے رہیں گے، یونہی اُن جوابات پر جو سوالات وارد پیدا ہوں ان کا،
یہاں تک کہ مناظرہ انجام کو پہونچے اور بفضلہٖ تعالیٰ حق ظاہر ہو۔

(فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۷۸۹،۹۳ ج۱۵ نیز مکتوبات امام احمد رضا محدث بریلوی ص ۱۱۵) ——

کیا حسام الحرمین، تمہید ایمان، بطش غیب یہ سب کتابیں تھانوی صاحب کی تکفیر سے یعنی ۱۳۲۰ھ سے پہلے کی ہیں؟
—— ۱۵؍صفر ۱۳۲۹ھ کو امضاء کردہ خط کی ابتداء میں فرمایا ——

—— '' فقیر بارگاہِ عزیز قدیر عزّ جلالہٗ تو مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے اب حسب
معاہدۂ قرار دادِ مراد آباد پھر محرک ہے کہ آپ سوالات ومواخذاتِ حسام الحرمین کی جواب دہی
کو آمادہ ہُوں، مَیں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں اور سُنا دیں اور وہی دستخطی پرچہ اُسی وقت
فریقین مقابل کو دیتے جائیں کہ فریقین میں سے کسی کو کہہ کے بدلنے کی گنجائش نہ رہے''——

یہ حسام الحرمین کے سوالات ومواخذات کیا تکفیر سے پہلے ہیں؟—— اسی میں آگے فرمایا

—— '' وہاں بات کتنی ہے، اسی قدر کہ یہ کلمات شانِ اقدسِ حضورِ پُر نور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ میں توہین ہیں یا نہیں؟ یہ بعونہٖ تعالیٰ دو منٹ میں اہلِ ایمان پر ظاہر
ہوسکتا ہے''—— (فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۹۸ ج۱۵)۔

دیکھو ! اہل ایمان پر ظاہر ہوتا فرمایا ـــــ یا تھانوی صاحب پر؟ـــــ

اِن خطوط کو اتمامِ حجت کا نام دینے والے خیالِ تحقیق میں مگن مگر ظن وتخمین کے متبعین کی سعی کا حاصلِ بے حاصل یہ ہے کہ ـــــ امام اہل سنت قدس سرہ نے ۱۳۲۰ھ سے آٹھ سال آگے جا کر توہین کے علمبرداروں سے اتمام حجت کیا ـــــ اور پھر واپس آٹھ سال پیچھے آکر ان توہین کے پرستاروں کی **تکفیرِ قطعی کلامی کی** ـــــ بُرا ہو حمایتِ کفر وارتداد کا۔ کیا انہونی بلواتی ہے ـــــ

۱۳۱۹ھ سے پہلے دیکھئے تو ۱۳۱۸ھ میں سائل نے قول براہین نقل کرتے ہوئے پوچھا ـــــ

ـــــ ''نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے ص ۴۷ پر یوں لکھتا ہے کہ ـــــ ''شیطان کو یہ وسعتِ علم نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے'' ـــــ (فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۴۸۶ ج ۲۹) ـــــ اس پر جواب میں ـــــ ''اِنباء المصطفیٰ بحالِ سرِ و اخفیٰ'' ـــــ میں فرمایا

ـــــ '' وہ شخص جو شیطان کے علمِ ملعون کو علمِ اقدسِ حضور پرنور عالِم ما کان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہے اُس کا جواب اِس کفرستانِ ہند میں کیا ہوسکتا ہے ان شاء اللہ القہار روزِ جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنے کیفر کفری گفتار کو پہونچے گا۔

وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ (پ ۱۹ ع ۱۵ آیت ۲۲۷)	اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کون سی کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگاتا ہے ؛ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا کلمۂ کفر نہ ہوا تو اور کیا کلمۂ کفر ہوگا۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْم (پ ۱۰ ع ۱۴ آیت ۶۱)	اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دکھ کی مار ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا (پ۲۲ ع۴ آیت ۵۷)	جولوگ ایذا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اللہ نے اُن پر لعنت فرمائی ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار

شفائے امام اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمّٰی بہ نسیم الریاض میں ہے

(جمیعُ مَنْ سَبَّ النبیَّ ـ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و سلّم ـ) بِشَتْمَۃ (او عَابَہٗ) ھو اعمّ من السبّ فانّ مَنْ قال فُلانٌ اَعْلَمُ مِنْہُ صلی اللّٰہ علیہ وسلم	یعنی جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے
فقد عابہ و نَقَصَہٗ وانْ لَمْ یَسُبَّہٗ (فھو سابٌّ والحکم فیہ حکمُ السابّ) مِن غیر فرق بینھما (لا نستثنی) منہ (فصلاً) ای صورۃً (ولا نمتری)فیہ تصریحاً کان او تلویحاً وھذا کلّہ اجماعٌ من العلماء و ائمّۃ الفتویٰ مِنْ لَّدُن الصحابۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم الیٰ ھلمّ جرًا اھ مختصرًا ۔ (فتاوی رضویہ مترجم ص۷۰۵ ج۲۹)	اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا، حضور کی توہین کی، اگرچہ گالی نہ دی، یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہیں۔ ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں۔ نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثناء کریں نہ اس میں شک وتردد کو راہ دیں، صاف صاف کہا ہو یا کنایہ سے، ان سب احکام پر تمام علماء اور ائمۂ فتوی کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک برابر چلا آیا ہے۔ اھ مختصراً

٭اور تمہید ایمان میں جو فرمایا کہ ـــــــ ''جب تک ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی'' ـــــــ اس پر حاشیہ میں ہے ـــــــ '' جیسے گنگوہی صاحب و انبیٹھی صاحب کہ ان کے اتنے قول کی نسبت میرٹھ سے سوال آیا تھا کہ ـــــــ ''خدا جھوٹا ہوسکتا ہے'' ـــــــ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ـــــــ '' شیطان کا علم، رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں" ـــــــ پھر گنگوہی صاحب کا وہ فتویٰ کہ ـــــــ "خدا جھوٹا ہے جو اسے جھوٹا کہے مسلمان سنی صالح ہے" ـــــــ جب چھپا ہوا نظر سے گزرا کمال احتیاط یہ کہ دوسروں کا چھپوایا ہوا تھا اُس پر وہ تیقن نہ کیا جس کی بنا پر تکفیر ہو جب وہ اصلی فتویٰ گنگوہی صاحب کا مہری دستخطی خود آنکھ سے دیکھا اور بار بار چھپنے پر بھی گنگوہی صاحب نے سکوت کیا تو اس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا" ـــــــ (تمہید ایمان ص ۵۵)

ـــــــ اس میں کس مبتلائے وہمِ عاطل کو طمعِ نیلِ مکالمہ و اتمام کی گنجائش ہے؟ ـــــــ خود تمہید ایمان میں ان دشمنانِ دین کی تکفیر کے بارے میں جو فرمایا وہ یہ ہے ـــــــ

ـــــــ "جب تک ان دشنام دہوں (یعنی گالی دینے والوں) سے دشنام صادر نہ ہوئی ـــ یا ـــــــ اللہ و رسول ۔ جل جلالہ ۔ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی ـــ اُس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً اُن کا ساتھ نہ دیا اور متکلمینِ عظام کا مسلک اختیار کیا ـــــــ جب صاف صریح انکارِ ضروریاتِ دین و دشنام دہیِ ربّ العٰلمین و سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین ۔ آنکھ سے دیکھی ـــ تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے کہ

مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَعَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ | جو ایسے کے معذب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے

اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکمِ کفر دیا اور شائع کیا "ـــــــ

نیز اسی میں ہے ـــــــ "ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہو لیا جس میں اصلاً اصلاً ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی" ـــــــ

ان مرتدین کے کفر پر پردہ ڈالنے کی سعی میں ان کی تکفیر کو امام اہل سنت قدس سرہ کی انفرادی تحقیق کا نام دینے والے کیا بصارت نہیں رکھتے کہ حسام الحرمین کے استفتاء میں یہ افصاحات دیکھیں ـــــ استفتاء میں ہے کہ

______ ''المعتمد المستند کی ایک مبحث شریف میں اُن کفری بدعات کے اصول پر کلام کیا ہے جو آج ہندوستان میں شائع ہو رہی ہیں اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کے نگاہ و تصدیق سے مشرف ہو اور سنّت شادماں اور مسرور ہو اور حضرات کی **تصحیح و تحقیق** کی برکت سے مذہب اہل سنت پر سے ہر مشکل دور ہو ______ **اور صاف ذکر فرمایئے کہ وہ سردارانِ گمراہی جن کا ذکر اُس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں اس نے لگایا سزاوارِ قبول ہے ______**

یا ان لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں نہ عوام کو اُن سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے؟____ اگرچہ وہ ضروریاتِ دین کا انکار کریں اور اللہ رب العلمین اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔معزز و امین کو بُرا کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں اس لیے کہ وہ عالم و مولوی ہیں اگرچہ وہابی ہیں تو ان کی تعظیم شرعاً واجب ہے اگرچہ اللہ و رسول کو گالیاں دیں ____ جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے جن کے دلوں میں ایمان مستقر نہ ہوا ______ اور اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو **بیان فرمایئے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا** اور اُن کا کلام نقل کیا ______ اور **ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں** ان کتابوں کی عبارات ِمردودہ پر امتیاز کے لیے خط کھینچ دیئے گئے ہیں ______ آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریاتِ دین کے منکر ہیں؟______ اور مرتد کافر ہیں ؟______ تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ اُنھیں کافر کہے ______ جیسا کہ تمام منکرانِ ضروریاتِ دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا ______ '' جو اُن کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے ______ جیسا کہ شفاء السقام و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا روشن کتابوں میں ہے '' ______ (حسام الحرمین ص۲۳٬۲۴) ______

علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کی تکفیر سے اتفاق کیا۔ آخر تمہید ایمان میں ہے ______ '' جس خوبی و خوش اسلوبی و جوش دینی سے ان عمائد اسلام نے تصدیقیں فرمائیں

بحمد اللہ تعالی کتاب مُستطاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین میں گرامی بھائیوں کے پیش نظر ہے''۔۔۔۔۔

اور کون ہے علمائے اہل سنت میں ۔۔۔۔۔ جس نے بعد نظر وغور ۔۔۔۔۔ تحقیق خلاف کا اظہار کیا؟۔۔۔۔۔

رہا عدم نظر عدم خوض ۔۔۔۔۔ وہ کب سند ہے ۔۔۔۔۔ کہ اسے دیو بندیہ مرتدین کی حمایت ان کے کفریات کی تخفیف شناعت جیسے کفر کے لیے ڈھال بناؤ ۔۔۔۔۔ بلکہ۔۔۔ ''بفرض محال کوئی احتمال ان کی عبارتوں میں نکال سکیں ۔۔۔۔۔ تو وہ ان کو کیا نفع دے گا وہ احتمال ان کی مراد نہ ہونا ظاہر ہو چکا کہ مراد ہوتا تو کبھی کے اُگل دیتے ۔۔۔۔۔

یہاں سے ظاہر ہوا کہ دیوبندی عبارتیں اگر بفرض غلط متعین نہ تھیں تو اب اُن کے کفر میں متعین ہو گئیں کہ اگر ان میں کوئی پہلوئے اسلام ان کی مراد ہوتا تو کب کے بتا چکتے کس دن کے لیے اٹھا رکھتے ۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۔ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ (پ۲۹ ع۲۳ آیت۳۳)

مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ''۔۔۔۔۔ (مختصر آالموت الاحمر ص۳۹)

اہل انصاف دیکھ لیں کہ کیا اب بھی کسی کو یہ کہنے کا منہ ہے کہ ۔۔۔۔۔ دیوبندیہ کی تکفیر امام اہلسنّت قدس سرہٗ کی انفرادی تحقیق ہے ۔۔۔۔۔

مگر بے انصافوں کے دل سے اپنے شبہٗ باطلہ کا خلجان زائل نہیں ہوتا جب تک بالخصوص اسے نہ توڑا جائے ۔

وہ **شبہ** یہ ہے کہ علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ والرضوان نے مولوی اسماعیل دہلوی کو کافر کہا اور امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے کفِ لسان کیا تو علامہ فضل حق خیر آبادی کی تحقیق سے اختلاف کیا ۔۔۔۔۔ چنانچہ امام اہل سنت نے فرمایا ۔۔۔۔۔ ''تقویۃ الایمان وصراط مستقیم ویکروزی کا مصنف اسماعیل دہلوی ہے اس پر صدہا وجہ سے لزوم کفر ہے دیکھو سبحان السبوح وکوکبۂ شہابیہ ومتن وشرح الاستمداد ۔۔۔۔۔ اور

۔۔۔۔۔ تحذیر الناس نانوتوی وبراہین قاطعہ گنگوہی، حفظ الایمان تھانوی میں قطعی یقینی اللہ ورسول کو گالیاں ہیں

اوراُن کے مصنفین، مرتدین۔ ان کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے **بالاتفاق** تحریر فرمایا ہے۔

من شــک فی کــفرہٖ وعذابــہٖ فقد کفر | جوان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر ہے ''_____

(فتاوی رضویہ نہم نصف آخر ص ۳۱۴)

استیصالِ شبہ:۔ تہی دست تہی دامان نے اتنا دیکھ لیا کہ علامہ خیر آبادی نے دہلوی کو کافر کہا اور امام اہلسنّت نے کفِ لسان کیا _____ بس اس کے نہاں خانے میں اختلافِ تحقیق کا بیج اُگ آیا_____ کچھ نہ جانا کہ علامہ خیر آبادی کی وہ تحقیق کیا ہے _____ اور امامِ اہلسنت کی اس کے برخلاف تحقیق وہ کہاں ہے _____ اگر توفیق الٰہی روزی ہو اور حق دیکھنے والی آنکھ اور حق سمجھنے والا دل پائیں تو دیکھیں۔ علامہ خیر آبادی نے تحقیق الفتویٰ میں فرمایا ہے کہ _____

این قائل کہ نفیِ شفاعتِ محبت دربارگاہِ کبریاء از آنحضرت یا حضراتِ دیگر انبیاء علیھم السلام و اولیاء می کند، از دو حال خالی نیست، یا اعتقاد دارد کہ ____ او سبحانہٗ را با آنحضرت یا حضراتِ دیگر انبیاء و اولیاء محبت نیست ____ این خود کفرِ صریح است، یا محبت را از اسبابِ قبولِ شفاعت نمی داند ____

____ " یہ **قائل** جو بارگاہ الٰہی میں حضراتِ انبیاء و حضور سید الانبیاء علیھم **الصلوٰۃ والثناء**۔ اور اولیائے عظام کے لیے شفاعتِ محبت نہیں مانتا' دو حال سے خالی نہیں یا تو اس کا عقیدہ ہے کہ ____ " اللہ تعالیٰ کو اُن حضرات سے محبت ہی نہیں ''____ یہ خود کفرِ صریح ہے ____ یا محبت کو قبولِ شفاعت کا سبب نہیں مانتا ____

این ہم بانکارِ نصوصِ صریحہ و احادیثِ صحیحہ می کشد (۱)

(ص ۳۳۴ تحقیق الفتویٰ فارسی اردو مکتبہ قادریہ لاہور)

یہ عقیدہ بھی نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ کے انکار تک لے جاتا ہے ''____

اور فرمایا ہے

____ '' این کلام (کہ وہ مالک الملک اپنے بندوں کو بہتیرا ہی نوازے) مسوق است برائے نفیِ آثارِ محبوبیت

یہ کلام دہلوی کہ ____ وہ مالک الملک اپنے بندوں کو بہتیرا ہی نوازے ____ آثارِ محبوبیت

(۱) تحقیق الفتویٰ اردو ص ۱۳۹

(یعنی پذیرآئی شفاعت ورضا خواہی اوسجانہ) کہ مستلزمِ نفی محبوبیت است (۱) (ص۳۹۱)	یعنی قبولِ شفاعت محبت وغیرہ کے انکار میں نص ہے اور اس سے محبت ومحبوبیت کی نفی لازم ہے۔

یہ ـــــ "یا" "می کشد" "استلزام" ـــــ **لزوم** وعدم تعینِ معنیٰ کفر پر صراحۃً دال ہیں

اور یہی "الاستمداد" میں زیر تکمیل ۱۶ ہے ـــــ فرماتے ہیں ـــــ "مسلمانوں کے ایمان میں انبیاء وحضور سید الانبیاء۔ علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثناء ضرور محبوب ہیں اُن کے غلام تک محبوب ہیں۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ. (پ۳ ع۱۲ آیت ۳۱)	اے محبوب تم فرما دو کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے غلام ہو جاؤ اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے۔

اور ضرور اُنکی محبوبیت کے سبب اُنکی سفارش قبول ہے۔

اقول حدیث کا ارشاد دیکھئے کہ جب حضور شفاعت کا سجدہ کریں گے ارشاد ہوگا ـــ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُطَاع اے محمد اپنا سر اُٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت کی جائے گی ـــــ آنکھوں کا اندھا اطاعت کے لفظ کو دیکھے یہ کمالِ محبوبیت کے سبب، قبولِ شفاعت نہیں تو اور کیا ہے اُن کی محبوبیت کا انکار کفر اور اُس کے سبب اُنکی شفاعت کا قبول نہ ماننا ضلال ہے " ـــــ (ص۱۱۱)

امام اہلسنّت قُدِّسَ سِرُّہٗ نے کوکبۂ شہابیہ میں دہلوی کے اقوال پر کفر کا **لزوم** اور ظہور وتبادر دکھایا ہے ـــــ

تو علامہ خیرآبادی نے شفاعت سے متعلق دہلوی کے شنیع اقوال پر تحقیق الفتوی میں کئی وجوہ سے کفر کا **لزوم**، کفر کا تبادر دکھایا ہے مثلاً

پہلی وجہ میں شفاعت کو سبب نجات نہ ماننا جو کہ مقصودِ کلامِ دہلوی ہے اس سے انکارِ وجاہت، **لازم** دکھایا ہے کہ فرمایا۔

(۱) تحقیق الفتوی اردو ص ۲۰

—— ’’مقصودِ قائل ازیں کلام از آغاز تا انجام این است کہ شفاعتِ کسے از انبیاء و اولیاء و ملائکہ و شیوخ سبب نجاتِ ہیچک گنہگار نمی تو اند شد ـ سابق گزشت کہ منزلت و مکانتِ آں حضرات دراں بارگاہ سبب قبولِ شفاعتِ ایشاں برائے اہلِ جرم و گناہ است پس انکارِ مدخلیت و سببیتِ شفاعتِ آں حضرات نسبت بہ نجاتِ اہلِ سیئات بایں معنی انکارِ منزلت و مکانتِ آں حضرات است‘‘ ——

(ص ۴۷۴، ۴۷۵ تحقیق الفتوی فارسی) ـ (۱)

اس کلام سے اول تا آخر قائل کا مقصود یہ ہے کہ حضراتِ انبیاء و اولیاء و ملائکہ و مشائخ کسی کی شفاعت کسی گنہگار کی نجات کا سبب نہیں ہو سکتی ہے —— پہلے گزر چکا ہے کہ بارگاہ الٰہی میں ان حضرات کی عزت و منزلت، اہلِ معاصی کے حق میں انکی شفاعت مقبول ہونے کا سبب ہے —— اسے سبب نہ ماننا ان حضرات کی عزت و منزلت کا انکار ہے ـ

دوسری وجہ میں انکارِ وجاہت و محبوبیت کا **لزوم** اور اس کے الفاظ میں انکارِ وجاہت کا معنی ہونے کا **لزوم** دکھایا کہ

—— ’’تقریر ایں مرام در افہامِ اہلِ اسلام اقتضائے آں دارد کہ از اذہانِ ایشاں وجاہت و محبوبیت نیست و نابود کردہ، در محبت و تعظیمِ ایشاں نسبت بداں حضرات و در اعتقادِ ایشاں بہ وجاہت و پذیرائی شفاعت فرقے و انحطاطے بہ تمکن و قرار آوردہ شود، و در بیانِ نفی شفاعتِ وجاہت آں چناں کلمات گفتہ شوند کہ برنفی وجاہت و منزلت دلالت داشتہ باشند‘‘ ——

(ص ۴۷۵) (۲)

اس مقصود کو مسلمانوں کے ذہن نشین کرنا اس کا اقتضاء رکھتا اور اس کو لازم کرتا ہے کہ اُن کے ذہنوں سے وجاہت و محبوبیت محو کی جائے، ان حضراتِ عالی مرتبت کے ساتھ مسلمانوں کی محبت و تعظیم اور عقیدۂ وجاہت و قبولِ شفاعت میں فرق ڈالا جائے اور شفاعتِ وجاہت کے انکار میں ایسے الفاظ بولے جائیں جو اس معنی کو بتاتے ہوں کہ ان حضرات کے لیے بارگاہ الٰہی میں عزت و وجاہت نہیں ہے ـ

تیسری وجہ میں تخفیفِ شانِ اقدس کا ظاہر متبادر ہونا کہ متعیّن ہونا ہے دکھایا کہ

---

(۱) تحقیق الفتوی اردو ص ۱۸۲، ۱۸۳ ـ (۲) اردو ص ۱۸۳، ۱۸۴

ــــــ ''سیاق ایں کلام در متفاہم عرفِ عام دلالتِ واضحہ متبادرہ بر استخفاف دارد، کسے کہ دلالت ایں کلام رابر استخفاف انکار کند یا زبان نمی فہمد ومتبادر از سیاق کلام نمی داند'' ــــــ (ص۳۷۶،۳۷۷) (۱)	اس کلام کا سیاق عرفِ عام کے محاورہ کے مطابق، استخفاف پر ظاہر متبادر دلالت رکھتا ہے۔ جو شخص کہے کہ یہ عبارت توہین کے معنی کو نہیں بتاتی وہ یا تو زبان نہیں سمجھتا اور عبارت کے سیاق سے جو معنی متبادر ہے اسے نہیں جانتا

چوتھی وجہ میں کلام دہلوی کو بے ادبی و بے اعتنائی کی طرف منجر بتایا ــــــ فرمایا

ــــــ ''بر مضمونِ کلام وحاصلِ مرامِ اُو اثرے مترتب می شود کہ باستخفاف و بے اعتنائی می کشد۔ اعتقاد بہ مُفادِ ایں کلام ناتمام، مجوزِ ارتکابِ بے ادبی ہا و بے اعتنائی ہا است'' ــــــ (ص۳۷۷،۳۷۸) (۲)	ــــــ ''اس کے مضمونِ کلام وحاصلِ مقصود پر ایک اثر مترتب ہو رہا ہے جو بے اعتنائی واستخفافِ شان کی طرف مؤدّی ومفضی ہے ــ اس کلامِ ناتمام کے معنی پر اعتقاد بے ادبیوں اور بے اعتنائیوں کا راستہ کھول دے گا'' ــــــ

خیر یہ تو اثنائے کلام میں تھا جو بطور بحث والزام ہونے کی گنجائش رکھتا ہے ــــــ خلاصۂ فتویٰ وجواب استفتاء میں آیئے کہ خاص مقام بیان حکم ہے ــــــ اس میں کلام دہلوی کو کیا فرماتے ہیں

کلام **قائل** مذکور کذب وغرور است	**قائل** مذکور کا کلام از اول تا آخر **کذب وفریب** ہے

دیکھو! کذب فرمایا ــــــ تکذیب نہیں۔ **ومناط التکفیر وھو التکذیب او الاستخفاف بالدین، کما فی المعتقد المنتقد** (ص۲۱۲) ــــــ کذب کیوں ہے؟

چہ اُو نفی سبب بودن شفاعت برائے نجات گنہ گاراں می کند	اس لئے کہ وہ ــــ شفاعت گنہ گاروں کی نجات کا سبب ہے اس کا انکار کرتا ہے

ــــــ ''**والمعتزلۃ انکروا ھذہ الشفاعۃ**'' ــــــ (المعتقد ص۱۲۹) شرح عقائد نسفی میں ہے ''**والشفاعۃ ثابتۃ للرسل والاخیار فی حق اھل الکبائر بالمستفیض من الاخبار خلافا للمعتزلۃ**'' (ص۸۷)

---

(۱) تحقیق الفتویٰ اردو ص۱۸۵ (۲) اردو ص ۱۸۶

حاشیہ مسایرہ للشیخ زین الدین قاسم حنفی میں ہے ـــــ

ـــــ ''وقدروی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصحاح والحسان اخبار بالفاظ مختلفة بحیث لو جمعت احادھا لبلغت حد التواتر فی اثبات الشفاعة فلا اقل من الاشتھار وانکار مااشتھر من الاخبار بدعة وضلالة'' ـــــ (مسامرہ ص ۲۱۷)

نیز وجہ ہی میں آگے فرمایا کہ

نیز شفاعتِ وجاہت اور شفاعتِ محبت کا انکار کرتا ہے	ونفیِ شفاعتِ وجاہت وشفاعت محبت می کند

نفیِ شفاعتِ محبت کے بارے میں گذر چکا کہ علامہ خیرآبادی اسے انکار محبت میں متعین نہیں مانتے اس کے سوا ایک احتمال ضلال بھی جانتے ہیں جس سے انکار محبت کا لزوم بتاتے ہیں ۔ نیز فرمایا ہے

یعنی بارگاہ الٰہی میں باریاب ہونا شفاعت مقبول ہونا ان جیسے محبوبیت کے آثار کی نفی سے محبوبیت کی نفی لازم ہے ۔	ـــــ ''نفی آثارِ محبوبیت یعنی باریابی وپذیرائی شفاعت مستلزم نفی محبوبیت است'' ـــــ (تحقیق الفتوی فارسی ص ۱۹۱ اردو ص ۲۰۱)

اسی طرح نفیِ شفاعتِ وجاہت ، ضلال ہے ـــــ اور اس سے وجاہت کی نفی لازم ـــــ ابھی گذرا کہ ـــــ ''انکار سببیتِ شفاعت بہ نجات اہل سیئات ، انکار منزلت است'' ـــــ ولہذا فرمایا

اس کا یہ عقیدہ کتاب وسنت واجماع مسلمین کے خلاف ہے ۔	''ایں اعتقاد او خلافِ کتابِ مبین واحادیث سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ـ واجماع المسلمین است''

اگر دہلوی عبارت معنیٰ کفر میں متعین ہوتی کفر صریح کلامی ہوتی تو جیسے اثنائے کتاب میں کسی معنیٰ ظاہر معنیٰ لازم کو فرمایا کہ ـــــ یہ کفر صریح ہے ـــــ یہاں خاص مقامِ حکم میں انہیں دہلوی عبارت کو کفر صریح کہنے سے کیا مانع تھا ؟

ـــــ یوں ہی جواب سوال ثانی میں فرمایا

”کلامِ او بلاتر دد و اشتباہ بر استخفاف اشتمال و دلالت دارد چنانکہ در مقام ثالث مذکور و فیما سبق مبرہن و مسطور شد“
(تحقیق الفتویٰ فارسی ص ۳۲۴ اردو ص ۲۴۷)

اس کی عبارت بے شک استخفاف پر مشتمل ہے اور استخفاف پر دلالت کرتی ہے جیسا کہ مقامِ ثالث میں مذکور ہوا اور اس سے پہلے دلائل سے ثابت ہوا۔

ہم نے مقامِ ثالث اور مقامِ ثانی سے کچھ عبارات لاکر ابھی بتایا ہے کہ علامہ خیر آبادی لزوم و تبین ہی دکھاتے ہیں ـــــ اور ظاہر لازم معنی، تنقیص بے شک ہے ـــــ بلا شبہ ہے ـــــ لیکن متعین نہیں اگر متعین ہوتا تو جیسے علامہ خیر آبادی نے پہلے کسی معنی کو کفر صریح یا انکار ضروری دینی کہا ہے یہاں کہنے سے کہ خاص مقامِ بیانِ حکم ہے انہیں کیا مانع تھا؟ ـــــ مگر نہیں ـــــ علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ ـــــ این و آں کی ہوا کے متبع نہ تھے ـــــ بلکہ شرع کے متبع تھے۔ انہوں نے دہلوی عبارات کو ـــــ ضلالت و بد دینی اور متبین و متبادر الفاظِ تنقیص اور کفر لزومی ـــــ ہی پایا اور وہی انہوں نے تحقیق الفتویٰ میں ظاہر کیا۔

بالجملہ تحقیق الفتویٰ کا مطالعہ کرنے والا کوئی ذی علم ذی فہم شک نہیں کرسکتا کہ ـــــ **علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ نے کلامِ دہلوی کو کفرِ لزومی اور متبین فی الکفر ہی بتایا ہے** ـــــ اور یہی امام اہل سنت قدس سرہ نے فرمایا کہ ـــــ ” بلا شبہ و ہابیۂ مذکورین اور اُن کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم ـــــ بلا شبہ جماہیر فقہائے کرام کی تصریحاتِ واضحہ پر یہ سب کہ سب مرتد کافر“ ـــــ (کوکبۂ شہابیہ ص ۱۰، ۶۲)

تو اختلاف تحقیق کہاں ہوا

رہا یہ کہ پھر علامہ خیر آبادی نے دہلوی کی تکفیر کیسے کی اور امام اہل سنت نے ”کف لسان“ کیوں کیا؟

اس کا صافی و شافی جواب یہ ہے کہ ـــــ علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ نے باتباع جمہور فقہاء، اسماعیل دہلوی کو اس کے لزومی و متبین اقوال کفریہ پر کافر کہا ہے ـــــ جیسا کہ اسی تحقیق الفتویٰ میں انھوں نے یزیدیوں کی تکفیر کی ہے اس بنا پر کہ یزیدیوں نے امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون بہایا اور اہل بیت نبوت پر ظلم ڈھایا۔ فرماتے ہیں

—— ''چنانکہ لشکر اہل شام کہ با امامِ اہلِ اسلام ۔علی جدہ وعلیہ السلام ۔ بمقامِ طف کربلا و دشت کرب وبلا بناحق آویختہ خونِ حضرتِ **ممدوح** وآبروئے ایمانِ خود ریختہ خاکِ مذلت ورسوائی برسرہائے خود بیختہ از بدترین کفار واشقیائے اہل نار شدند در ظاہر شعار اہلِ اسلام داشتند واز اتباع ظاہری قدم بیروں نمی گز اشتند **لا** ہرگز محبتِ آنحضرت ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔در دلہائے ایشاں نبود و **لا** ایں چنیں جفا بر عترتِ مصطفیٰ ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔از ایں شاں گے روئے می نمود ۔

(تحقیق الفتویٰ فارسی اردو مکتبہ قادریہ لاہور ص ۲۲۲)

جیسے یزیدی لشکر جس نے میدان کربلا میں امامِ اہلِ اسلام ۔علی جدہ وعلیہ الصلاۃ والسلام ۔ سے ناحق الجھ کر امامِ عالی مقام کا خون بہایا اور اپنے ایمان کی آبرو لٹا کر اپنے سروں پر ذلت ورسوائی کی خاک ڈالی اور **بدترین کفار** واشقیائے اہل نار میں سے ہوئے — بہ ظاہر مسلمانوں کی علامتیں رکھتے اور ظاہری اتباع سے قدم باہر نہ نکالتے تھے ۔مگر اُن کے دلوں میں محبتِ حضور سرورعالم ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ ہرگز نہ تھی ورنہ اہل بیت نبوت ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ۔ پر ایسا ظلم وستم اُن سے کیسے سرزد ہوتا ۔(تحقیق الفتویٰ ص ۲۲۴)

یزید اور یزیدیوں نے —— رسول اللہ ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کر مع ہمراہیوں کے تیغِ ظلم سے پیاسا ذبح کیا —— مصطفےٰ ۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ کے گود کے پالے ہوئے تنِ نازنین پر بعدِ شہادت گھوڑے دوڑائے گئے کہ تمام استخوانِ مبارک چور ہو گئے ——

سرِ انور کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزے پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا—— حرمِ محترم مُخدّراتِ مشکوئے رسالت قید کئے گئے اور بے حرمتی کے ساتھ اُس خبیث کے دربار میں لائے گئے ——مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے گناہ شہید کئے —— اس سے بڑھ کر قطعِ رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا ۔ملعون ہے وہ جو ان حرکات کو فسق وفجور نہ جانے —— (اقتباس فتاویٰ امام اہلسنت ص ۱۰۷ ج ۶)

مگر ان مظالم اور قتلِ ناحق کی بنا پر تکفیر قطعی کلامی نہیں ہے دیکھو! علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ **الرحمۃ والرضوان** نے

بعض علماء کی طرف سے جو لعن و تکفیر یزید کا قول نقل کیا کہ

بعضــهم اَطْلَــقَ اللّــعْنَ علیه لِــمَا انّه کَفَرَ حِیْنَ اَمَــرَ بقـــتل الحـــــسین (رضی اللّٰه تعالیٰ عنه) (شرح عقائد نسفی ص۱۱۷)

بعض علماء نے یزید پر لعنت کا اطلاق کیا اس لیے کہ اس نے کفر کیا جب کہ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کرنے کا حکم دیا۔

علامہ علی قاری نے اس تکفیر کی بنا پر کلام فرمایا کہ

الامر بقتل الحسین (رضی اللّٰه تعالیٰ عنه) لا یوجب الکفر فان قتل غیر الانبیاء کبیرة عنه اهل السنة و الجماعة۔ (شرح فقہ اکبر ص ۸۷)

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دینا مُوجب کفر نہیں۔ کیونکہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے علاوہ اور کسی کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔

یونہی نبراس میں کہا

الامر بالقتل معصیة لا کفر علیٰ قواعد اهل السنة (نبراس شرح شرح عقائد ص ۳۳۱)

قواعدِ اہل سنت کے مطابق قتل کا حکم دینا گناہ ہے کفر نہیں ہے۔

اور خود علامہ تفتازانی نے جو یزید پلید کے بد بخت لشکر کی طرف سے امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مظلوم قتل کیا جانا اور اہل بیتِ نبوت کی توہین پر یزید کا راضی ہونا اور خوش ہونا بتو اتر ثابت مانا کہ فرمایا

والحقُّ اَنّ رِضَایــزیدَ بقــتل الحـسین (رضی اللّٰه تعالیٰ عنه) واســتبشارَه بذٰلک و اهانـــةِ اهل بـــیت النبی علیه السلام مــــما تواتر مـــعناه وانْ کـــان تــفاصیـــله اٰحادًا۔ (شرح عقائد ص ۱۱۷)

اور حق یہ ہے کہ یزیدی مظالم کی ہر ہر روایت اگر چہ متواتر نہیں مگر ان تمام روایت کا جو خلاصہ اور نچوڑ ہے کہ ـــــ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل اور اہل بیت نبوت کی توہین پر یزید راضی اور خوش ہوا ـــــ یہ ضرور متواتر ہے ـــــ

اس کے بھی بنائے تکفیر ہونے پر علامہ علی قاری نے کلام کیا۔فرمایا

الرضابقتل الحسين ليس بكفر لما سبق من ان قتله لايوجب الخروج عن الايمان بل هو فسق و خروج عن الطاعة الى العصيان .
(شرح فقہ اکبر ص۸۸)

امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر راضی ہونا کفر نہیں ہے اس کی وجہ وہی ہے جو پہلے گزری کہ قتل کی یہ ناپاک جسارت موجبِ کفر نہیں ۔ ہاں فسق ہے' امتثال امرِ الٰہی ۔جل وعلا۔ سے تجاوز اور گناہ پر اقدام ہے۔

یونہی "نبراس" میں اس پر نظر میں کہا۔

الرضا والاستبشار انما يكون كفرا اذاكان بالمعصية من حيث هي معصية واما للعداوة الدنيويّة فلا كما قرره المحققون .

کفر جب ہوگا کہ قتل جیسے گناہ پر رضا اور خوشی اسی لیے ہو کہ وہ گناہ ہے ___ باقی دنیوی دشمنی کی وجہ سے ہوتو کفر نہیں ___ جیسا کہ یہی محققین کی تحقیق ہے۔

اورعلامہ کمال الدین ابن ہمام قُدِسَ سِرُّہٗ "مسایرہ" میں فرماتے ہیں

وَاخْتُلِفَ فى اِكفاريزيدَ فقيل نعم وقيل لااذ لم يَثْبُتْ لنا عنه تلک الاسباب الموجبة وحقيقةُ الامرِ التوقفُ فيه ورجعُ امرِهٖ الى الله سبحانه.
(مسایرہ مع شرح مسامرہ ص۳۲۷)

یزید کی تکفیر میں اختلاف ہے بعض نے اسے کافر کہا ___ بعض نے کہا کافر نہیں کیونکہ وہ موجبِ کفر اسباب یزید کی نسبت ہمیں پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے ___ اور حقیقتِ حال یہ ہے کہ اس کے بارے میں توقف ہو اور اس کا معاملہ اللہ سبحانہ تعالیٰ پر چھوڑا جائے۔

یہی علامہ بحر العلوم عبد العلی محمد بن نظام الدین لکھنوی قُدِسَ سِرُّہٗ نے فواتح الرحموت میں فرمایا

انه كان من اخبث الفساق و كان بعيدا بمراحل من الامامة بل الشک فى ايمانه خَذَلَهُ اللّٰهُ تعالىٰ ۔ (ص۳۲۷)

یزید نہایت خبیث فاسق تھا اور منصبِ خلافت سے کوسوں دور۔بلکہ اس کے مومن ہونے ہی میں شک ہے اللہ پاک اسے رسوا کرے۔

علامہ ابن ہمام قُدِّسَ سرُّہٗ نے جو بعض سے یزید کی تکفیر نقل کی اس تکفیر کی بنا ان کے تلمیذ علامہ کمال ابن شریف نے مسامرہ میں یہ بتائی ـــــــ

لـما وقـع مـنه الا جتراء علی الـذُرّیـة الطاهرة کالامر بقتل الحسین (رضی الله تعالیٰ عنه) وماجریٰ ممایَنبُوعن سماعه الطَبعُ ویَصَمُّ لِذِکرِه السَمعُ ۔
(مسامرہ ص ۲۷۳)

بعض نے جو یزید کی تکفیر کی اس کی بنا وہ جرأت وجسارت ہے جو پاک خاندان نبوت کے خلاف یزید سے سرزد ہوئی کہ ظالم نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دیا نیز اور بھی جو کچھ ظلم وستم کیا جسے سچے اسلامی دل سننا گوارا نہیں کرتے اور کان جواب دے جاتے ہیں۔

لیکن علامہ علی قاری نے کہا کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یزید کو کافر کہا اس کی بنا یہ نہیں اور لعل یعنی شاید کہہ کر بناء یہ بتائی کہ

لعله وجه ماقال الامام احمد بتکفیره لِما ثَبتَ عنده نقلُ تقریرهٖ من تحلیل الخَمرِ ومن تفوهه بعد قتل الحسین واصحابه اِنّی جازیتُهم باشیاخ قریش وصنادیدهم فی بدر وامثال ذٰلک ـ لا لِمَا وقع عنه من الاجتراء علی الذُرّیة الطاهرة کما عَلَّلَ به شارحُ کلامه فانه لیس علی وَفقِ مَرامه ۔ (شرح فقه اکبر ص۸۸)

امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یزید کو کافر کہا اس کی بنا شاید یہ ہے کہ وہ موجب کفر امور یعنی ـــــ یزید کا شراب کو حلال کرنا اور امام عالی مقام اور آپ کے رفقاء کو شہید کرنے کے بعد یہ بکنا کہ ـــــ "میں نے ان سے اُس کا بدلہ لیا جو انھوں نے قریش کے سرداروں کے ساتھ بدر میں کیا تھا" ـــــ اور اسی طرح کی اور باتوں ـــــ کے اثبات کی روایت امام احمد بن حنبل کے نزدیک پایۂ ثبوت کو پہونچی ۔ اُن کے تکفیر فرمانے کی بنا وہ جرأت وجسارت نہیں ہے جو یزید نے پاک خاندانِ نبوت پر کی جیسا کہ اُن کے کلام کے شارح نے یہی بنا ٹھہرائی ۔ کیونکہ یہ بنا علامہ ابن ہمام کے مقصود ومرام سے میل نہیں کھاتی ۔

ثابت ہوا کہ پاک خاندانِ نبوت پر ظلم وستم قطعا یقیناً ملعون حرکت اور بلا شک وشبہ فسق وفجور ہے مگر کفر صریح قطعی کلامی نہیں۔ اسی ظلم وستم کی بنا پر شرح عقائد نسفی، مسامرہ وغیرہ میں بعض کی طرف سے یزید کی تکفیر کا قول نقل کیا گیا ـــــ اور اسی **ظلم وستم کی بنا پر علامہ خیر آبادی نے یزیدیوں کی تکفیر کی** ـــــ اس جہت سے کہ اس ظلم وستم سے **لازم آتا** ہے کہ یزیدیوں کے دل میں حضور اقدس۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کی محبت ہرگز نہ تھی ـــــ اور جسے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت نہیں وہ ہرگز مسلمان نہیں ـــــ فرماتے ہیں ـــــ" ان کے دلوں میں حضور سرور عالم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ کی محبت ہرگز نہ تھی ـــــ ورنہ اہل بیت نبوت۔ صَلَّی اللّٰہ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِم وَسَلَّم۔ پر ایسا ظلم وستم ان سے کیسے سرزد ہوتا"ـــــ (۱) جیسا کہ تحقیق الفتویٰ سے ص ۳۲ پر گذرا

اور لزوم پر تکفیر میں علمائے اہلسنّت مختلف ہیں امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف لطیف "شفاء شریف" سے امام اہلسنّت نقل فرماتے ہیں۔

ـــــ" من قال بالمآل لِمَا يُؤَدِّيهِ اليه قولُه ويَسُوْقُهُ اليه مذهبُه كَفَّرَهُ فكانهم صَرّحوا عنده بما اَدّىٰ اليه قولُهم ومَنْ لَمْ يَرىٰ اَخْذَهم بمآل قولهم ولاَ اَلْزَمَهُم بموجب مذهبهم لَمْ يَرَ اكفارَهم فعلى هذين الماخذين اختلف الناسُ من علماءِ الملة واهلِ السنة فى اكفار اهل التاويل والصوابُ تركُ اكفارِهم اھ.

(ملخصاً نسیم الریاض ص ۵۲۹ ج ۴۔ فتاویٰ رضویہ ص ۲۶۶ ج ۶)

جنہوں نے مآلِ مقال ولازمِ سخن کی طرف نظر کی تو حکمِ کفر دیا گویا ان کے نزدیک قائل نے اپنے لازمِ سخن کی تصریح کردی ـــــ اور جنہوں نے مآلِ مقال، قائل کے ذمے عائد نہ کیا اور یہ دیکھا کہ لازمِ مذہب، مذہب نہیں انہوں نے قائل کی تکفیر نہیں کی ـــــ علمائے اہلسنّت جو اہلِ تاویل کی تکفیر میں مختلف ہوئے اس کا ماخذ یہی دو امور ہیں نظر بہ مآل اور عدمِ نظر بہ مآل۔

(۱) تحقیق الفتویٰ فارسی اردو مکتبہ قادریہ لاہور ص ۴۲۲ ـــــ اردو ص ۲۳۴

——"امام ابن حجر باآنکہ بہت احتیاط برتتے ہیں اعلام میں فرماتے ہیں۔

فاللفظ ظاهر فی الکفر وعند ظهور اللفظ فیــــه لا یحتاج الی نیته کما علمه من فروع کثیرة وان اَوَّلَ قَبْلَ مِنْهُمْ .

لفظ معنٰی کفر میں ظاہر ہے اور بوقت ظہور حکم لگانے کے لیے قائل کی نیت معلوم کرنے کی حاجت نہیں جیسا کہ یہ فروع کثیرہ سے معلوم ہے —— اور قائل اگر تاویل کرے تو قبول کرلیں گے۔

نیز فرماتے ہیں۔

عملنا بما دل علیه لفظه صریحاً وقلنا له انت حیثُ اَطْلَقْتَ هذااللفظَ ولم تُؤَوّل کنتَ کافرا وانْ کنتَ لم تقصِد ذلک لانا انما نحکم بالکفر باعتبار الظاهر وقصدک وعدمه انما ترتبط به الاحکام باعتبار الباطن .(الموت الاحمر ص ۲۸)

ہم اس معنٰی پر کارروائی کریں گے جس پر قائل کا لفظ صراحۃً دال ہے اور اس سے کہیں گے تو نے جب یہ لفظ مطلق کہا اور تاویل نہ کی تو تو کافر ہوگیا اگرچہ تیری مرادوہ معنی کفر نہ ہو کیونکہ ہم تو لفظ کے ظاہر معنی کے اعتبار سے کفر کا حکم لگاتے ہیں۔نیت ہونے نہ ہونے سے تعلق احکام باطنی کا ہے

علامہ خیر آبادی نے اسی —— مسلکِ تکفیر بر لزوم وظہور —— پر اپنی شہرہ آفاق کتاب لاجواب —— "امتناع النظر" —— میں بھی مشی فرمائی —— جو اسماعیل دہلوی اور اس کے حامی کے رد میں —— آپ نے تحریر کی —— چنانچہ اس میں فرمایا

—— "باید دانست کہ ازیں قائل تا ایں مقام چند موجباتِ کفر اوسرزدشدہ اند، اگر ایں قائل بعد متنبہ شدن براں موجباتِ کفر، باعلانِ تمام توبہ نصوح نماید در دینِ اسلام باز درآید وگر اختیار ناربر آرکند

—— "جاننا چاہیے کہ اس قائل سے شروع کتاب سے یہاں تک چند امور اُس کے کفر کے موجب سرزد ہوئے ہیں اگر یہ قائل ان موجباتِ کفر پر متنبہ ہوکر باعلان تمام سچی توبہ کرے تو دینِ اسلام میں واپس آجائے گا اور عار پر نار کو اختیار کرے

روسیاہ جہنم رود وما علینا الا البلاغ۔ نخستین از موجباتِ کفر او این است کہ در اوائلِ خرافاتِ نامہٗ خود گفتہ است کہ ایں کلیہ کہ ہیچ یک ممتنع ذاتی داخلِ تحتِ قدرتِ الٰہی نیست محلِ کلام است پس او تجویزِ دخولِ ممتنعاتِ ذاتی تحتِ قدرتِ الٰہی می کند و بر ایں تجویز **لازم** است کہ عدم الواجب سبحانہٗ و شریک الباری و دیگر ممتنعاتِ ذاتی داخلِ تحتِ قدرتِ الٰہی باشند و قول بایں **لازم** کفر است پس ازیں قول او تجویزِ او فلط انحائے کفر بر او **لازم** است و علامتِ جہلِ او از عدم اُستِن او معنٰی امتناع ذاتی و معنٰی قدرت ازیں تجویز پیدا است و جہل او عذر کفر نمی تواند شد''۔۔۔۔ (ص ۲۵۸)

تو روسیاہ جہنم میں جائے گا۔ اور ہمارے ذمے تو یہی پہونچا دینا ہے۔ پہلا اس کے کفر کا موجب یہ ہے جو اوائلِ خرافاتِ کاملہ میں کہا تھا کہ۔۔۔۔۔۔ ''یہ کلیہ کہ ۔۔ کوئی محالِ ذاتی تحتِ قدرتِ الٰہی نہیں۔ **محلِ غور** ہے''۔۔۔۔۔۔ اس میں وہ محالاتِ ذاتیہ کا زیرِ قدرتِ الٰہی ہونا **ممکن** ٹھہرا رہا ہے۔۔۔ اس سے لازم کہ عدم واجب سبحانہ اور شریک باری اور اس کے سوا اور محالاتِ ذاتیہ زیرِ قدرتِ الٰہی ہوں ۔۔۔ اور اِس لازم کا قول کفر ہے ۔۔۔ تو اُس کے اِس قول سے نہایت شنیع کفر کا امکان ماننا اُس پر لازم ہے ۔۔۔ اور جب وہ قدرت و امتناعِ ذاتی کا معنٰی نہیں جانتا تو اس سے **ظاہر** ہے کہ **اس** شنیع تر کفر کا امکان ماننا جو اُس پر **لازم** آ رہا ہے اس سے بھی مطلق جاہل ہوگا ۔۔۔ مگر اس کی یہ جہالت، کفر میں عذر نہیں ہو سکتی''۔۔۔۔

دیکھو! صاف فرما رہے ہیں کہ لازم سے وہ بے خبر ہے مطلق جاہل ہے پھر بھی ۔۔۔ اُس کی بولی کو جو کہ **کفر لزومی** ہے **اُس کے کفر** کا مُوجب شمار کر رہے ہیں یعنی صرف قول ہی کو اس وجہ سے کہ اُس قول سے کفر لازم آتا ہے کفر نہیں کہہ رہے ہیں بلکہ قائل کی طرف کفر کی نسبت کر رہے ہیں۔ یعنی قائل کو کافر ۔۔۔ فرما رہے ہیں ۔۔۔

تو صاف **عیاں ہے کہ وہ مسلک فقہاء پر تکفیر کرتے ہیں** ۔۔۔ سر دست اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں کہ

ع   اگر در خانہ کس است یک حرف بس است ۔۔۔

طالب حق کے لیے ایک حرف کافی ہے۔ اور مُعاند کے لیے دفتر بھی ناوافی ہے۔

وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْراً فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ۔ | اللہ جس کے لیے نور نہ کرے اس کے لیے کہیں نور نہیں
(پ ۱۸ ع ۱۱ آیت ۴۰)

اگر کہو کہ علامہ خیر آبادی نے تو اسماعیل دہلوی کے اقوال پر جہاں یہ فرمایا ہے کہ ــــ ''**قائل** ایں کلام لاطائل ازروئے شرع مبین بلاشبہ کافر و بے دین است'' ــــ (سیف الجبار ص ۲۰) ــــ وہیں یہ بھی فرمایا ہے کہ ــــ ''ہر کہ در کفر او شک آرد کافر و بے دین و نامسلمان ولعین است'' ــــ (سیف الجبار ص ۲۰)

ہاں بے شک فرمایا ہے مگر جب ثابت وواضح ہو چکا کہ **وہ عباراتِ دہلوی میں لزوم ہی جانتے ہیں اور تبیّن ہی مانتے ہیں** ــــ تو خود ان کی تحقیق ان کی تسلیم اور تکفیر کے سلسلے میں ان کی روشِ فقہی پر مشی وہ امور ہیں جو ان کے ــــ ''ہر کہ در الخ'' ــــ فرمانے کا یہ محمل ٹھہراتے ہیں کہ ــــ جو دہلوی پر کفر لازم ہونے میں شک کرے اس پر بھی کفر لازم ہے ــــ

اور امام اہلسنّت ــــ دہلوی پر کفر لازم ہونے میں شک نہیں کرتے ــــ فرماتے ہیں ــــ ''بلاشبہ گروہ مذکور اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم ــــ وہابیہ اسماعیلیہ اور اس کے امام ناگر جام پر **جزماً قطعاً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم**'' ــــ (کوکبہ شہابیہ ص ۱۰، ۲۲)

دیکھو! دہلوی پر کفر لازم آنے کو جزمی فرمایا قطعی فرمایا یقینی فرمایا۔ بلاشبہ فرمایا۔ یعنی اس میں شک نہیں ہے ــــ اور **اجماعی** فرمایا ــــ یعنی اس میں متکلمین بھی فقہاء کے ساتھ ہیں ــــ صرف تکفیر نہیں کرتے ہیں۔ کافر نہیں کہتے ہیں ــــ باقی **لزوم** تو بیشک مانتے ہیں ــــ اور یہی وجہ ہے کہ **قائل** کو تکفیر کے سوا اور احکامِ کفر کا مورد جانتے ہیں ــــ ''ما فیہ خلاف یؤمر بالتوبۃ وتجدید النکاح ــــ درمختار و عالمگیری و بحر ونہر وغیرہا'' ــــ (الموت الاحمر ص ۳۵)

والہٰذا امام اہلسنّت نے فرمایا ــــ ''باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریاتِ ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع اور ازسرِ نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض وواجب'' ــــ (کوکبہ شہابیہ ص ۲۲)

الموت الاحمر ص ۲۷ میں

منح الروض سے ہے ــــ " عدم التکفیر مذھب المتکلمین والتکفیر مذھب الفقھاء " ــــ مگر کون ذی عقل کہے گا کہ وہ دقیقہ رس، حضراتِ متکلمین **لزوم** کو نہیں جانتے ــــ بے شک جانتے ہیں اور اس **لزوم** ہی کے سبب **قائل** پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح وغیرہ کے احکام مانتے ہیں ــــ نیز اس **لزوم** ہی کی بنا پر **قائل** کو گمراہ بددین کہتے ہیں ــــ تو **قائل** ملزومُ الکفر ان کے نزدیک بھی ہے ــــ تو جو **قائل** پر **لزوم** بھی نہ مانے اور جو احکام **قائل** پر متکلمین مانتے ہیں ان احکام کا مورد بھی **قائل** کو نہ جانے تو وہ نہ متبع فقہاء ہوا نہ متبع متکلمین ــــ بلکہ اس نے **قائل** کے **قول** متعین وملزومُ الکفر کو کفر **لزومی** وضالالت وبددینی کچھ نہ جانا تو وہ اسی **قائل** کا ساتھی ہوا ــــ

عقلاً بھی اور شرعاً بھی بدیہی ہے کہ جو گمراہی کو گمراہی نہ جانے خود گمراہ ہے ــــ اور جو کفر کو کفر نہ جانے خود کافر ہے ــــ تو جس بولی سے کفر لازم آتا ہے اُسے جو کوئی کفر **لزومی** وضالالت وبددینی نہ جانے وہ خود گمراہ وملزومُ الکفر ہے ــــ

امام اہلسنّت قدس سرہٗ ــــ دہلوی کی بولی کو کفر **لزومی** اور ضالالت وبدینی بلا شبہ جانتے ہیں اور دہلوی کو ملزومُ الکفر بے شک مانتے ہیں ــــ چنانچہ سل السیوف اوائل جواب میں فرمایا ــــ " **بلاشبہ** گروہ مذکور اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر **قطعاً یقیناً کفر لازم** ہے" ــــ

متکلمین جو احتمال فی الکلام کی صورت میں صرف تکفیر سے احتیاط کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں کلام کا ظاہر معنی کفر ہو مگر کسی غیر کفری معنی کا وہ احتمال بھی رکھتا ہو تو اس احتمال کے سبب اس **ظاہر معنی کی قائل کی طرف نسبت پر جزم ویقین** نہیں ہو سکے گا ــــ

الموت الاحمر میں فرمایا ــــ " یہ عدم تعین اس احتمال پر کہ شاید مرادِ قائل بعید وہ پہلوئے ابعد ہو صرف بطورِ متکلمین، مقامِ احتیاط میں اُسے تکفیر سے بچائے گا اُس کے ارادہ پر ہم کو جزم نہ دے گا" ــــ (ص ۳۲)

جیسا کہ احتمال فی المتکلم یعنی قولِ کفری کی اگر چہ وہ صریح ومتعین ہو قائل کی طرف نسبت میں احتمال ہونے کی صورت میں وہ حضرات تکفیر سے احتیاط کرتے ہیں یونہی احتمال فی المتکلم کی صورت میں بھی ــــ

اور جہاں کوئی احتمال نہ ہو وہاں تکفیر قطعی کلامی اجماعی ہے

اور یہ جو فرمایا ــــــ ''حکم اوشرعاً قتل وتکفیر است'' ــــــ تو مبتدعینِ اہلِ تاویل کو خود حضراتِ صحابہ و تابعین ۔رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین ۔ نے قتل کیا ہے ۔شفائے امام قاضی عیاض اور اس کی شرح علامہ علی قاری میں ہے

(لکنھم ھجروھم) فی الکلام والسلام والمقام والطعام (وادبوھم بالضرب والنفی والقتل) لارباب عتوھم وعنادھم (علی قدر احوالھم) واختلاف اقوالھم (ص ۵۳۰ نسیم الریاض)	ہاں حضراتِ صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین نے مبتدعینِ اہلِ تاویل سے سلام کلام طعام اور نشست وبرخاست ترک فرمائی اور ان میں جو سرکش معاند تھے انہیں بقدرِ احوال واختلافِ اقوال مار کی سزا دی شہر بدر کیا اور قتل کیا۔

نیز کفرِ فقہی پر بھی حکمِ قتل وتکفیر آیا ہے

''اتحاف الابصار والبصائر مطبوع مصر ۶ ۱۸ میں ہے

کل کافر تاب فتوبته مقبولة فی الدنیا والاخرة الا جماعة الکافر بسب النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم وسائر الانبیاء وبسب الشیخین اواحدھما ۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ ص۱۵۱)	جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا وآخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا دوسرا وہ کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا ایک کو بُرا کہنے کے باعث کافر ہوا۔

اور اگر یہ مانو کہ علامہ خیر آبادی نے یہاں روش کلامی ہی پر تکفیر کی ہے تو خود ''تحقیق الفتویٰ'' سے اقوالِ دہلوی کا جو لزوم وتبین آشکارا ہے اس سے تو مجالِ انکار نہیں اور متبین پر تکفیر کلامی نہیں ہو سکتی مگر اس صورت میں جو الموت الاحمر میں ارشاد ہوئی کہ ــــــ ''جمہور متکلمین اور ان کے موافقین فقہائے محققین اگر تکفیر کریں گے تو

یا احتمال نہ مانیں گے معنی کفر میں متعین جانیں گے ـــــــ یا اطلاع نیت کے بعد'' ـــــــ (ص۳۴)

مگر جسے نیت پر اطلاع نہیں وہ کیونکر تکفیر کلامی کر سکے گا ـــــــ علامہ فضل رسول بدایونی ـ علیہ الرحمۃ والرضوان ـ علامہ خیرآبادی کے معاصر ہی ہیں ـــــــ آپ کی کتاب مستطاب المعتقد المنتقد پر نہایت فصیح و بلیغ عربیت اور نفیس مدح وثنا کے ساتھ علامہ خیرآبادی نے تقریظ بھی لکھی ہے ـــــــ اور پھر علامہ بدایونی نہ تو دہلوی کی تکفیر کرتے ہیں اور نہ ہی تحقیق الفتوی کے مصدقین میں ہیں ـــــــ دہلوی اور اس کے اقوال کے رد میں تحقیق الفتویٰ کا ''خلاصہ فتویٰ'' نقل بھی فرماتے ہیں ـــــــ جیسا کہ کوکبۂ شہابیہ اور سل السیوف وغیرہ میں امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے فقہائے کرام وائمہ دین کے ارشادات سے دہلوی کے قول کا کفری ہونا اور اس پر کفر لازم ہونا ثابت فرمایا ہے ـــــــ

مگر خود علامہ بدایونی نے نہ تو المعتقد میں دہلوی کی تکفیر کی اور نہ ہی سیف الجبار میں کی ـــــــ جیسا کہ تحقیق جمیل در لزوم کفر اسماعیل میں ہم نے بہت تفصیل سے بیان کیا ہے اور اس کی تقدیم میں بھی اس کا کافی اور پر مغز بیان ہے ـــــــ علامہ بدایونی قدس سرہٗ کی یہ وہ کتابیں ہے جن میں اول الذکر ''سیف الجبار'' کا موضوع ہی نجدی ودہلوی کے خرافات و بطالات کا رد ہے خود فرماتے ہیں

ـــــــ ''سردست جو فتنہ نجدیہ کا پھیل رہا ہے اس کا بیان کرنا بہت مناسب ہے کہ اکثر عوام اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور اس سبب سے دھوکوں میں پڑے ہیں'' ـــــــ (ص۱۵)

اور ''المعتقد المنتقد'' وہ کتاب عقائد ہے کہ نجدی ودہلوی کی بدعات کا رد کرنا ہی اس کتاب کی تصنیف کا محرک ہوا ـــــــ اس کے خطبے میں خود فرماتے ہیں

طَلَعَ بِالنَّجْدِ قَرْنُ الشَّيْطَان، وَ صَرَفَ الرَّبُّ شَرَّهٗ مِنَ الْعَرَب عَلٰى يَدِ عسكر السلطان، لكنهم لما غُلِبَ من العرب،

نجد میں شیطان کی سنگت نمودار ہوئی رب تعالیٰ نے اس کا روئے شر لشکرِ سلطانی کے ہاتھوں عرب سے پھیر دیا لیکن وہ سنگت جب عرب سے مغلوب ہوئی،

علی سواد الھند غَلَبَ و لکون الاَمْصار فی تلک الاَعْصار بِیَدِ الْکُفَّار ، اِزْدَادَ الشرُّ فی الانتشار و الاشتہار، والذین کان فی قلوبھم مِنْ قَبْلُ نَوْعُ زَیْغٍ مِنْ مذھب اھل السنۃ اتَّبَعُوْہ ابتغاءَ الفتنۃِ وخلطوا مع النجدیۃاَھواء ھم و زَادُوْا رِجْسَھم وشقاء ھم ھَتَکُوْا حُرُماتِ اللّٰہِ تعالیٰ و عبادہ الذین اصطفیٰ **فوجب علیالکَافَّۃ دفع مفاسدھم وبیان** فساد عقائدھم ، و کانوا من الذین تَصَدَّوْا لِاَنْ یُؤْخَذَ عنھم العلمُ الشریف وروایۃُ الحدیثِ المُنیف، ویَعِظُوْنَ العامّۃَ وَیَزْجُرُوْنَھُمْ عن الامور المُحَرَّمَۃ **فَتَاَکَّدَ فیھم وجوبُ الردّ** والانکار لکونھم اَشَدَّ واقویٰ فی الاضرار و **اَمَرَنِیْ امِرٍ** وَاَنا **حِلٌّ** بالبلد الحرام اَنْ اَجْمَعَ مختصرًا فی علم العقائد والکلام جامعا للفوائد السَّنِیَّۃ حاویا للعقائد السُّنِّیَّۃ **مُتَعَرِّضًا لضلالات النجدِیِّین**

اطراف ہند پر چڑھ آئی ـــــ ان ایام میں ملک قبضۂ کفار میں ہونے کے سبب اس کے شر کا خوب چرچا ہوا اور خوب پھیلا پہلے ہی جن لوگوں کے دلوں میں مذہب اہلسنّت سے ایک طرح کی کجی تھی وہ فتنہ جگانے کے لیے اس کے پیچھے ہو لیے اور نجدیت کے ساتھ اپنی خواہشات مخلوط کر کے خباثت وشقاوت اورزیادہ کر لی۔ الٰہی عظمتوں اور برگزیدہ بندوں کی توہین کی **تو سب پر واجب ہوا کہ** ان کی گندگیاں دور ہٹائیں اور **ان کے عقائد کی خباثت ظاہر** کریں اور یہ گمراہ تاک میں تھے کہ لوگ ان سے بلند رتبہ علوم حاصل کریں اور حدیث عالی کی روایت لیں ۔ یہ عوام کو وعظ ونصیحت کرتے اور حرام کاموں سے ڈانٹ ڈپٹ کر باز رکھتے تو ان کے بارے میں **ردوانکار کا وجوب** اور بھی **مؤکد** ہوا کہ یہ نہایت سخت ضرر رساں ہوئے جب کہ میں شہر کریم مکّہ معظمہ میں قیام پذیر تھا ایک حکم دینے والے نے مجھے حکم دیا کہ میں علم عقائد وکلام میں ایک مختصر رسالہ تالیف کروں جو روشن فوائد کا جامع ہو عقائد سُنّیت کو محیط ہو اور **ضلالاتِ نجدیہ کا تعاقب کرے**

كما تعرض السلف لغوايات المبتدعين الماضيين ، **لإماطة** الاذیٰ عن طريق المسليمن . (المعتقد ص ١١)

جیسا کہ سلف نے مبتدعین ماضیہ کی ضلالات کا تعاقب کیا، تا کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دور ہو۔

اسی المعتقد میں ـــــ دہلوی کی وہی طول طویل پُر ضلالت عبارت ـــــ جس پر علامہ خیر آبای نے دہلوی کی تکفیر کی ـــــ اسی کو علامہ بدایونی نے بالاختصار نقل کر کے ـــــ اُسے اہلسنّت کے عقیدے کے خلاف اور گمراہی اور گمراہگری قراردیا ـــــ فرماتے ہیں

ـــــ " والنجدية خالفوا اهل السنة و الجماعة فى الشفاعة ' و خلطوا مع الاعتزال أنواعا من الخبط والشناعة" قالوا ان الشفاعة بالوجاهة غير ممكنة ' واعتقادها كفر ' و كذاالشفاعة بالمحبة ' بقى الشفاعة بالاذن فصرح عمادهم فى (تقوية الايمان) بتمثيل أن السارق ثبت عليه السرقة ' لكن ليس سارقا على الدوام ' و لم يجعل السرقة صنيعه 'لكنه صار القصور من شامة النفس فهو نادم عليه و يخاف ليلا ونهارا ' و يضع قانون السلطان على راسه و عينه ' ويفهم نفسه من اهل التقصير '

ـــــ " **نجدیہ عقیدۂ شفاعت میں اہل سنت کے مخالف** ہوئے اور گمراہ معتزلیوں کا عقیدہ لے کر اُس میں طرح طرح کی کورانہ روی اور خرابی بڑھالی۔ کہا کہ ـــــ "شفاعت بالوجاہت اور شفاعت بالمحبت دربارِ الٰہی میں ممکن نہیں۔ ایسی شفاعت کا عقیدہ رکھنا کفر ہے ـــــ رہ گئی شفاعت بالاذن تو ان کے دہلوی پیشوا نے تقویۃ الایمان میں یہ نقشہ کھینچا کہ ـــــ" چور پر چوری ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہوگیا اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کا قانون سر آنکھوں پر رکھ کر اپنے تئیں تقصیروار سمجھتا ہے

و مستوجبا للجزاء ، و لا يطلب جوار امير و
و زير فرارا من السلطان ، و يظهر حماية احد
في مقابلته ، و الليل و النهار يرى وجهه فقط أنه
ما يحكم في حقي ، فالسلطان بمشاهدة حاله
على هذاالمنوال يرحم عليه ، و لكن نظرا الى
قـــانـــون الســـلـــطـــنة لا يـــقـــدر
عـلـى الـعـفـو عنه بلا سبب ، لئلا ينقص قدر
حـكـمـه في قلوب الناس ، فواحد من الأمراء
والـوزراء بعد اراک أن هذامرضى السلطان
يشـفـع لـــه والـسـلـطـان لـزيـادةعـزتـه
فـي الـظـاهـر بـاسـم شـفـاعـتـه يعفو عنـه ،
هـــذا هـــو الشـــفـــاعة بـــاذن ،
و هـذاالـقـسـم يـمكن في جنابه تعالى ، و كل
نـبـي وولـي ذكر شفاعته في القرآن والحديث
فهـذه مـعـنـاه انتهـى مـلـخـصـا مترجما

فـانـكـار الـوجـاهة والـمـحبة
مـخـالـفة صـريـحة لـلآيـات الـكـريـمة
كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهاً ۔ (پ۲۲ع۲ آیت ۶۹)

اور لائق سزا کے جانتا ہے اور بادشاہ سے بھاگ کر
کسی امیر ووزیر کی پناہ نہیں ڈھونڈتا اور اس کے
مقابلے میں کسی کی حمایت نہیں جتاتا اور رات دن
اس کا منھ دیکھ رہا ہے کہ دیکھئے میرے حق میں کیا حکم
فرمادے؟ اس کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اُس
پر ترس آتا ہے مگر آئینِ بادشاہت کا خیال کر کے بے
سبب درگزر نہیں کرسکتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں
اُس کے آئین کی قدر نہ گھٹ جائے کوئی امیر ووزیر
بادشاہ کی مرضی پاکر اس تقصیروار کی سفارش کرتا ہے اور
باشاہ امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش کا
نام کرکے اس چور کی تقصیر معاف کردیتا ہے یہی
شفاعت بالاذن ہے۔
اللہ کی جناب میں اس قسم کی شفاعت ہوسکتی ہے اور جس
نبی ولی کی شفاعت کا قرآن وحدیث میں ذکر ہے
اس کے معنی یہی ہیں"۔۔۔ دہلوی کی عبارت اختصار
کے ساتھ پوری ہوئی

وجاہت اور محبت کا انکار ان آیاتِ کریمہ کی
صریح مخالفت ہے کہ
اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔

وَجِيْهًا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ (پ۳ ع۱۳ آیت ۴۵)

فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ (پ۳ ع۱۲ آیت ۳۱)

وفي تخصيص الشفاعة بالتائبين والنادمين المخصوصين بالخصوصيات المذكورة الذين كأنهم النجدية مخالفة صريحة لأهل السنة و موافقة للمعتزلة' والقيود المذكورة في الشفاعة الممكنة تبطل الشفاعة العامة المتفقة عليها ' و قوله

'' فلا يقدر على العفو عنه بلا سبب '' غلو في الاعتزال ' وما بعده زائد عليه في الضلال ' ولما ظهر بما ذكرنا مخالفة النجدية في هذه العقيدة لأهل السنةلا حاجةالى تفصيل ما فيه من الضلال والتضليل '

(المعتقد المنتقد ص۱۳۰)

رودار ہوگا دنیا اور آخرت میں۔

تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

اور گناہوں سے توبہ کرنے والے ندامت سے سرشار جن میں وہ سب خصوصیات ہوں جو اوپر بتائیں گویا کہ اُن خصوصیات کے حامل یہ نجدی وہابی ہی ہیں شفاعت صرف ایسوں کے لیے ماننا **اہلسنّت کی صریح مخالفت اور فرقہ معتزلہ سے میل موافقت ہے۔** اور دربار الٰہی میں ہوسکتی شفاعت میں جو قیدیں بتائیں وہ اُس عام شفاعت کو جو کہ متفق علیہ ہے باطل ٹھہراتی ہیں

اور دہلوی کا کہنا کہ ــــ '' بے سبب درگزر نہیں کرسکتا '' ــــ یہ اعتزال کی گمراہی میں غلو اور زیادتی کرنا ہے ــــ اور اس سے آگے جو کہا وہ اور زیادہ گمراہی ہے

جب ہمارے بیان سے عیاں ہوگیا کہ **نجدی وہابی** عقیدۂ شفاعت میں **اہلسنّت کے مخالف** ہیں تو دہلوی عبارت میں جو کچھ گمراہی وگمراہ گری ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔

اور جب علامہ بدایونی قدس سرہٗ معاصر ہوکر ـــــ بوجہ لزوم وتبین ـــــ دہلوی کی ـــــ باتباع متکلمین ـــــ صرف تضلیل ـــــ پر اکتفاء کرتے ہیں ـــــ خود تکفیر نہیں فرماتے ہیں ـــــ تو امام اہلسنّت قدس سرہٗ نے اگر ـــــ بوجہ عدم علمِ نیت ـــــ باتباع متکلمین ـــــ دہلوی کی تکفیر ـــــ سے کف لسان ـــــ فرمایا اور اس صراحت کے ساتھ کہ ـــــ ''نیت معلوم نہ ہونے ہی کا تو سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ مقامِ احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان ماخوذ ـــــ جہاں بحث فقہی تھی بوجہ تبین، بطور فقہاء تکفیر لکھی ۔ نیت سے بحث نہ کی ۔ اور جب مسلکِ متکلمین مختار ذکر فرمایا بوجہ عدم علمِ نیت، تکفیر سے احتیاط کی '' ـــــ (الموت الاحمر ص ۳۴) ـــــ

تو کس عقل ودین رکھنے والے کو اس میں گنجائش ہے کہ وہ اسے تکفیر دیوبندیہ سے کف لسان کے لیے آڑ بنائے ـــــ کہ وہ صریح ومتعین ونا قابلِ تاویلِ بعید وابعد، اقوالِ کفریۂ دیوبندیہ کہ خود دیوبندیہ کی طرف سے عالم آشکار اور شدید ومدید ردو مواخذات پر کوئی احتمالِ اسلام بتانے سے عاجز رہ کر اُن عبارات کے متعین فی الکفر ہونے کا قبول بھی ان کی طرف سے عالم آشکار ـــــ تو ان اقوال پر دیوبندیہ کی تکفیر قطعی کلامی سے مفر کہاں؟

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی سچی محبت اور ان کے دشمنوں سے سچی نفرت وعداوت دے ـــــ ان کی سچی محبت جس کے دل میں جاں گزیں ہوتی ہے وہ باطل کی حمایت کو نہایت شنیع وقبیح جانتا اور اس سے بہت دور بھاگتا ہے ـــــ

حضرت شاہ عبد اللطیف دہلوی ثم سنبھلی علیہ الرحمہ (۱۲۰۷ھ ـــ ۱۳۴۰ھ) کو مولوی یاسین خام سرائی نے اپنی وہابیت چھپا کر اور خود کو سنی ظاہر کر کے اپنے یہاں جلسہ میں بلایا ـــــ

امام اہل سنت قدس سرہ نے بغرض آگاہی دیوبندیوں کی حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی اور اُن کے علاوہ حسام الحرمین دیکر ـــــ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں' بھائی مولینا حسن رضا خاں اور بھانجے مولینا شاہد علی خاں کو حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں بھیجا ـــــ

ان حضرات کے محض پہونچ جانے سے تمام وہابی دیو بندی فرار ہو گئے اور خود مولوی یاسین خانہ نشین اور اپنے گھر میں پناہ گزیں ہو گیا

حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی محبت ایمانی ونور ایقانی کہ دیو بندی عبارتوں اور ان پر فتوائے حسام الحرمین دیکھ کر فوراً مولوی یاسین کو بلوایا ——— بار بار باصرار بلوانے پر وہ بمشکل آیا تو اس سے فرمایا ——— مولوی صاحب! ان کتابوں کے لکھنے والوں کو تم مسلمان مانتے ہو یا کافر ——— اس نے کئی مرتبہ پہلوتہی کے بعد آخر میں مجبوراً کہا کہ ——— ''اِن (علمائے دیوبند) کی کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے سب حق ہے'' ——— یہ سنتے ہی حضرت شاہ صاحب کو جلال آ گیا اور فوراً فرمایا کہ لعنت ہے خدا کی تمہارے مذہب پر اور تمہارے جلسے پر ——— اور ان حضرات علماء سے فرمایا کہ ———

——— '' یہ تو اعلیٰ حضرت قبلہ کا ہم پر احسان ہے کہ ——— اِن عبارات کفریہ پر ——— علمائے کرام حرمین طیبین سے بھی فتوائے شرعیہ حاصل فرما کر کتاب حسام الحرمین میں شائع فرما کر ہم سنیوں کے لیے مزید اطمینان کا سامان بھی مہیا فرما دیا ——— اگر یہ فتاوائے مبارکہ ہمارے سامنے موجود نہ ہوتے تو بھی ہم پر اور ہر ایک سنی مسلمان پر فرض تھا ان عبارات کو دیکھتے ہی ان کے معانی کو سمجھتے ہی فوراً اِن کو کفر وارتداد اور ان کے لکھنے والوں کو کافر مرتد کہتے ——— مجھ پر ظاہر ہو گیا کہ یہ لوگ وہابی دیو بندی کافر مرتد ہیں۔

علی رؤوس الاشہاد حق کا یہ اعتراف اور اعلان فرمانے کے ساتھ ——— نور الٰہی کی ان کے قلب میں یہ جلوہ گری ——— کہ اگر چہ اس کی دعوت پر اس کے جلسے میں گئے تھے مگر ان حضرات علماء سے فرمایا ——— ''آپ حضرات کوئی سواری منگا دیں میں یہاں سے چلا جاؤں ان حضرات نے کہا ———

اعلیٰ حضرت قبلہ نے آپ کے لیے پالکی بھیجی ہے فوراً ہی کھڑے ہوئے اور امام اہل سنت کے در دولت پر آ گئے۔

(ماخوذ از ترجمان اہل سنت ص ۴۲ ج ۲)

بالجملہ مرتدین دیوبندیہ کے کفرِ صریح پر مطلع ہوکر انہیں کافر نہ ماننا خود کفر وارتداد ہے ـــــــ اللہ ایمان والوں کا والی ہمیں اور ہر مسلمان کو اس سے اپنی پناہ میں رکھے اور کسی بھی طرح کی حملاتِ باطل کی تاریکی سے بچائے اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت پر دنیا سے اٹھائے آمین والحمد للہ رب العلمین

حررہ بقلمہ الفقیر **محمد کوثر حسن** السنّی الحنفی القادری الرضوی غفرلہٗ

سہ شنبہ ۱ر صفر المظفر ۱۴۳۳ھ ۲۷ر دسمبر ۲۰۱۱ء